دینِ اسلام سے پیارے

انوارِ درود وسلام

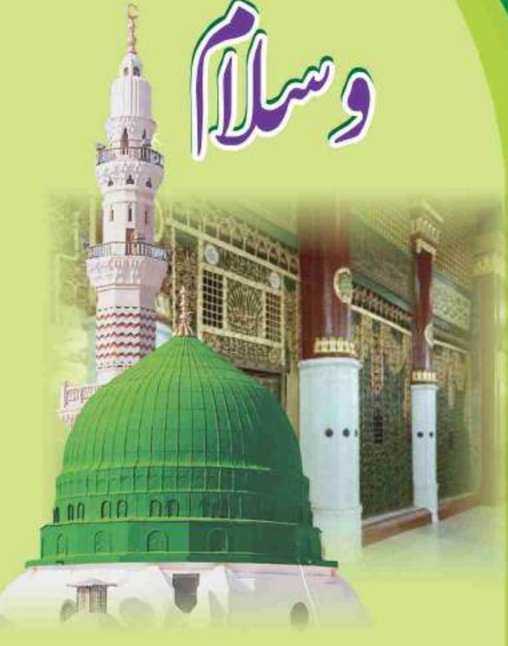

تالیف
خادمِ دینِ اسلام
مُنیر احمد یوسفی (ایم اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلّف محفوظ ہیں

نام کتاب : ''انوارِ دُرود و سلام (حصہ اوّل)''

مؤلّف : **منیر احمد یوسفی** (ایم-اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور۔

پروگرامنگ : محمد عثمان علی یوسفی

کمپوزر : حافظ محمد عظیم یوسفی، زبیر بٹ یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 042-3660027-28

پروف ریڈنگ : صاحبزادہ حافظ علامہ خلیل احمد یوسفی، رشید احمد جنجوعہ یوسفی،

علامہ حافظ محمد رضوان انور یوسفی، ملک محمد سلیم بادشاہ

پہلی مرتبہ : ۴۰۰۰ (اکتوبر ۲۰۱۰ء بمطابق ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ)

دوسری مرتبہ : ۲۰۰۰ (اگست ۲۰۱۲ء بمطابق شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ)

تیسری مرتبہ : ۲۲۰۰ (جنوری ۲۰۱۳ء بمطابق ربیع الاوّل شریف ۱۴۳۴ھ)

چوتھی مرتبہ : ۳۱۰۰ (مئی ۲۰۱۵ء بمطابق رجب المرجب ۱۴۳۶ھ)

ہدیہ : ۸۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)

مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی زمزمی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای-میل ایڈریس info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	ٹائٹل۔	۱
۲۔	جملہ حقوق۔	۲
۳۔	فہرست مضامین۔	۳
۴۔	بفیضانِ نظر۔	۷
۵۔	اِنتساب۔	۸
۶۔	پیشِ لفظ۔	۹
۷۔	فضائل دُرود شریف۔	۱۴
۸۔	دُرودِ ابراہیمی کی چند دیگر اَقسام۔	۲۱
۹۔	دُعائے وسیلہ سے متعلق حدیث شریف اور دُرود شریف۔	۲۶
۱۰۔	منعمِ حقیقی اور محسنِ مجازی۔	۲۷
۱۱۔	اُمّت پر اِنعام اور سجدۂ شکر۔	۲۹
۱۲۔	اِخلاص کے ساتھ دُرود شریف بھیجنے والے کو اَجر۔	۳۲
۱۳۔	دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب۔	۳۲
۱۴۔	دُرود شریف پڑھنے والے پر حضور ﷺ دُرود شریف بھیجتے ہیں۔	۳۳
۱۵۔	دُرود شریف پڑھنے والے کے لئے اِعزاز۔	۳۳
۱۶۔	فرشتے دُرود بھیجتے رہتے ہیں۔	۳۸
۱۷۔	سُنّی کی پہچان۔	۳۸
۱۸۔	دُرود شریف پڑھنے کے فوائد۔	۳۹
۱۹۔	فرشتے سلام پہنچاتے ہیں۔	۴۰

۲۰۔	دُرودشریف پیش کیا جاتا ہے۔	۴۰
۲۱۔	اللہ عزّوجلّ کی قدرت کے مظہر فرشتے کی ڈیوٹی۔	۴۲
۲۲۔	دُرودشریف پڑھنے والے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا۔	۴۳
۲۳۔	دُرودشریف پہنچتا ہے۔	۴۴
۲۴۔	دُرودشریف پڑھنے والے کی آواز پہنچتی ہے۔	۴۵
۲۵۔	مرنے سے پہلے جنت میں گھر دیکھے گا۔	۴۶
۲۶۔	قیامت کے گواہ اور شفیع۔	۴۶
۲۷۔	سلام کا جواب عطا فرمایا جاتا ہے۔	۴۷
۲۸۔	حسرت اور ندامت سے بھرپور محفل۔	۴۸
۲۹۔	حسرت سے بھرپور مجلس۔	۵۰
۳۰۔	بخیل ترین شخص۔	۵۰
۳۱۔	مُردار کھا کر اُٹھنے والے لوگ۔	۵۱
۳۲۔	قیامت کے دن رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب۔	۵۲
۳۳۔	قرب کا وسیلہ۔	۵۲
۳۴۔	امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۵۳
۳۵۔	امیرالمؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔	۵۳
۳۶۔	دُعا سے پہلے ذِکرِ اِلٰہی اور دُرودشریف۔	۵۴
۳۷۔	مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھیں۔	۵۵
۳۸۔	مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دُرودشریف پڑھنا۔	۵۵
۳۹۔	ستر ہزار ملائکہ صبح وشام دُرود وسلام پیش کرنے آتے ہیں۔	۵۶
۴۰۔	حدیثِ آمین۔	۵۷
۴۱۔	ناک خاک آلود ہو۔	۵۹

۴۲۔ دُرودشریف پاکیزگی کاذریعہ۔ ۵۹
۴۳۔ سیارہ فرشتے۔ ۶۰
۴۴۔ جب کان میں شاں شاں ہوتو کیا کریں؟ ۶۱
۴۵۔ بے برکت کام۔ ۶۱
۴۶۔ سونے سے پہلے دُرودشریف پڑھنا۔ ۶۲
۴۷۔ کوئی حاجت پیش آنے کے موقعہ پر دُرودشریف پڑھنا۔ ۶۳
۴۸۔ کسی چیز کے بھولنے پر دُرودشریف پڑھنا۔ ۶۴
۴۹۔ کتاب میں اِسم پاک کے ساتھ دُرودشریف لکھنا۔ ۶۴
۵۰۔ محفلِ دعوت یابازار میں جاتے وقت دُرودشریف پڑھنا۔ ۶۵
۵۱۔ اپنی مجالس کودُرودشریف سے مزّین کریں۔ ۶۶
۵۲۔ مسجدکودیکھ کردُرودشریف پڑھنا۔ ۶۶
۵۳۔ مانگو‘دیئے جاؤ گے۔ ۶۶
۵۴۔ دُرودشریف گناہوں کا کفّارہ۔ ۶۸
۵۵۔ جنت کا راستہ بھول گیا۔ ۶۸
۵۶۔ ملاقات کے وقت دُرودشریف پڑھنا۔ ۶۹
۵۷۔ صبح وشام دُرودشریف۔ ۷۰
۵۸۔ صدقہ کابدل دُرودشریف۔ ۷۰
۵۹۔ وُضوکرنے کے بعددُرودشریف۔ ۷۱
۶۰۔ دُرودشریف نہ پڑھنے والا جفا کرتا ہے۔ ۷۱
۶۱۔ صفااورمروہ پردُرودشریف پڑھنا۔ ۷۲
۶۲۔ بیدارہونے پردُرودشریف۔ ۷۳
۶۳۔ روضۂ انور پر حاضری کے وقت دُرودشریف پڑھنا۔ ۷۴

٦٤۔ دُعائے حاجت سے پہلے دُرود شریف پڑھنا۔ ٧٥
٦٥۔ قیامت کے دن آپ ﷺ شفیع ہوں گے۔ ٧٦
٦٦۔ دُرود شریف پڑھنے والے کے لئے دُعائے مغفرت۔ ٧٧
٦٧۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ٧٧
٦٨۔ عبرتناک واقعہ۔ ٧٨
٦٩۔ صلی اللہ علیک یا محمد پڑھنا۔ ٧٩
٧٠۔ واقعہ خواجہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ۔ ٨٢
٧١۔ دُعاؤں کی قبولیت۔ ٨٣
٧٢۔ دُرود شریف کی برکت سے بخشش۔ ٨٤
٧٣۔ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا اُمّتی اور دُرود شریف۔ ٨٥
٧٤۔ جنت میں جانے کا نسخہ۔ ٨٦
٧٥۔ حضرت ابوالعباس احمد بن منصور علیہ الرحمہ کا واقعہ۔ ٨٧
٧٦۔ بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنے سے بخشش۔ ٨٨
٧٧۔ خوش حالی کے لئے مجرب نسخہ۔ ٨٩
٧٨۔ واقعات۔ ٩٠
٧٩ موئے مبارک اور دُرود شریف۔ ٩٠
٨٠۔ دُرود شریف اور غریب پروری۔ ٩١
٨١۔ دُرود شریف کے وسیلہ سے بخشش۔ ٩٣
٨٢۔ دُرود شریف پڑھنے والے کے لئے قیامت تک بخشش کی دُعا۔ ٩٤
٨٣۔ بُرے اعمال کی سزا سے نجات کا طریقہ۔ ٩٥
٨٤۔ دُرود شریف اور سفید بادل کی برکتیں۔ ٩٦
٨٥۔ دُرود شریف پڑھنے والے کی مدد۔ ٩٧

بفیضانِ نظر

قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،

پیکرِ ایثار و وفا، عاشقِ رسول، فنافی المصطفیٰ،

پروانۂ توحید و رسالت، امینِ علمِ لدنی، نائبِ غوث الثقلین

منظورِ نظرِ داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

قدس سرہٗ العزیز

مرکزِ انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۱۷۶ گ۔ب، تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

اِنتساب

یہ کتاب رُسولِ کریم رؤف ورحیم سرکارِ کائنات، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، صاحبِ مقامِ محمود، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ بے کس پناہ سے منسوب کی جاتی ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم سے اور دُعاؤں کا باکمال اور بے مثال وسیلہ ہیں جن کی برکت سے دُنیا عذاب سے محفوظ ہے۔ جن پر خود ربّ ذوالجلال والاکرام اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اور ہم ایمان والوں کو بھی فرمایا ہے کہ تم بھی اُن پر دُرود وسلام بھیجو۔ آپ ﷺ کے فیضان سے بندۂ ناچیز اپنے شیخ حقانی اَمینِ علم لدُنی پیر طریقت رہبر شریعت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور اپنے والدین مرحومین کی طرف منسوب کرتا ہے۔

نیاز آگین
منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

ہم اہلِ اِسلام، اہلِ اِیمان پر ربِّ ذوالجلال والاکرام کا بے حد و حساب احسان و کرم ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کا اُمتی بنایا ہے۔ آپ ﷺ کی برکت سے ہمیں دُرود و سلام کی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 56

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

میں دُرود و سلام کے بھیجنے میں ہمیں بھی شامل فرمایا ہے۔ دُرود و سلام کا وِرد اور عمل فطرت اور تخلیقِ اِنسانیت سے ہے۔ خود ربِّ ذوالجلال والاکرام نامعلوم کب سے پیارے محبوب نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ پر دُرود بصورت صفت و ثنا بیان فرما رہا ہے اور فرشتے آپ ﷺ کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے میں اِنسانیت کی تخلیق سے پہلے مصروف ہیں۔

شیخ المشائخ شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے **مدارج النبوۃ** میں لکھا ہے جب حضرت سیّدہ حوا علیہا السّلام کی تخلیق ہوئی اور حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے اُن کی طرف جانے کا اِرادہ فرمایا تو ملائکہ نے ربِّ ذوالجلال والاکرام کا پیغام پہنچایا کہ جب تک نکاح نہ ہو جائے اور حق مہر ادا نہ کر دیا جائے آپ اُن کے پاس نہ جائیں۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے پوچھا حق مہر کیا ہے؟ تو فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ نبی آخرالزماں رسولِ مقبول ﷺ پر تین مرتبہ دُرود شریف پڑھیں۔[1] اور ایک روایت میں جسے حضرت علامہ سخاوی علیہ الرحمہ **القول**

---

[1] فضائل دُرود شریف محمد زکریا صاحب (دیوبندی) ص۹۶ (چھاپہ تاج کمپنی لمٹیڈ کراچی)۔

البدیع میں لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: بیس دفعہ دُرود شریف پڑھیں۔ ۲؎

ہم سب کے باپ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو حق مہر کے طور پر دُرود شریف بھیجنے کا حکم ہوا۔ اِس پہلے نکاح میں حق مہر کے طور پر دُرود شریف کا ہدیہ پیش کیا گیا ہے۔ اَولادِ آدم کی پیدائش کا آغاز دُرود شریف کی برکت سے ہے۔ لہٰذا اَولادِ آدم کو خصوصاً اِیمان والوں کو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنا چاہیئے اور اِس پر ہمیشگی چاہیئے نیز کثرت دُرود شریف محبت کی علامت ہے۔

فَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ

"جس کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے وہ اُس کا بڑی کثرت سے ذِکر کرتا ہے"۔

"جو شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ دُرود شریف بھیجتا ہے اللہ عزّوجلّ اُس پر دس مرتبہ دُرود شریف بھیجتا ہے اور جو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار دُرود شریف بھیجتا ہے، اللہ عزّوجلّ اُس پر سو مرتبہ دُرود شریف بھیجتا ہے اور جو سو مرتبہ دُرود شریف بھیجتا ہے، اللہ ربُّ العزت اُس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے:

بَرَآءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ ۳؎

یعنی "یہ شخص نفاق سے بھی بَرِی ہے اور جہنم کی آگ سے بھی آزاد اور بَرِی ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اُس کا معاملہ فرمایا جائے گا"۔

شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "جب مسکین کے شیخ بزرگوار عبدالوہاب متقی علیہ الرحمہ نے اِس مسکین یعنی شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کو زیارۃ مدینہ منورہ کے لئے رخصت کیا تو فرمایا کہ جانو اور آگاہ رہو کہ

۲؎ القول البدیع ص ۱۳۱ (عربی چھاپہ مدینہ منورہ)۔ ۳؎ الترغیب والترھیب جلد ۲ ص ۴۹۵۔

نہیں ہے، اِس راہ میں کوئی عبادت اَدائے فرائض کے، مانند دُرود شریف، اوپر سیّد کائنات ﷺ کے، چاہیئے کہ تمام اَوقات اپنے آپ کو اِس میں صرف کرنا کسی اور چیز میں مشغول نہ ہونا، عرض کیا گیا کہ اِس کے لئے کچھ عدد معین ہے۔ فرمایا یہاں معین کرنا عدد کا شرط نہیں، اِتنا پڑھو کہ ساتھ اُس کے رطب اللسان ہو اور اُس کے رنگ میں رنگین ہو اور مستغرق ہو"۔ ؎4

شیخ المحد ثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نور اللہ مرقدہٗ کو اُن کے شیخ علیہ الرحمہ نے مدینہ منورہ کے سفر میں یہ وصیّت فرمائی کہ تمام اَوقات دُرود شریف میں خرچ کریں اپنے اَکابر کا بھی یہی معمول ہے کہ وہ مدینہ پاک کے سفر میں دُرود شریف کی بہت تاکید فرماتے ہیں۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ قیامت کے دن دُرود شریف پڑھنے والے کے گواہ اور شفیع ہوں گے۔ حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرود شریف پڑھے: یعنی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ) ؎5

"اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہے"۔

مواہب لدنیہ میں ہے کہ "قیامت کے دن کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت وسیرت کیسی اَچھی ہے۔ آپ ﷺ فرمائیں گے، میں تیرا نبی ﷺ ہوں اور یہ دُرود شریف جو تو نے مجھ پر

؎4 فضائل دُرود شریف ص ۲۷۔ ؎5 الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۰۴۔

پڑھا تھا' تیری حاجت کے وقت میں نے اِس کو اَدا فرما دیا ہے۔ ۶؎

حضرت شیخ ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا ہے کہ ''ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا اِحتمال ہے لیکن حضورِ اَقدس ﷺ پر دُرود شریف قبول ہی ہوتا ہے''۔

ہمیں اپنے اوقاتِ زندگی میں فرض' واجب اور مسنون عبادات کے علاوہ جتنا وقت میسر ہو اُس میں کثرت سے دُرود شریف پڑھنا چاہیئے۔ چاہے زیادہ اَلفاظ پر مشتمل ہو یا کم اَلفاظ پر جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جو شخص جمعۃ المبارک کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اَسی (۸۰) مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ۷؎

اُس کے اَسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اَسی سال کی عبادت کا ثواب اُس کے لئے لکھا جائے گا۔ اِسی طرح حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جو شخص جمعۃ المبارک کے دن عصر کی نماز کے بعد اَسی (۸۰) مرتبہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ

اُس کے اسی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ۸؎

۶؎ فضائل دُرود شریف ص ۲۹۔ ۷؎ القول البدیع ص ۳۸۱۔ ۸؎ القول البدیع ص ۳۸۲۔

دارقطنی میں ایک روایت میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مبارک نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر اَسی بار دُرود شریف پڑھے گا اُس کے اَسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) دُرود شریف کس طرح پڑھا جائے؟ تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِس طرح یعنی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِکَ وَنَبِیِّکَ وَ
رَسُوۡلِکَ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ [۹]

لہٰذا اِسی میں ہماری خوش بختی اور کامیابی ہے کہ ہم کثرت سے دُرودوسلام کا تحفہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کریں۔

بارگاہِ الٰہی میں دُعا ہے کہ بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کی اِس کوشش کو جو انوارِ دُرودوسلام (حصہ اَوّل) کے عنوان سے ترتیب دی گئی ہے' مقبولیت عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کے لئے عقائد کی پختگی اور نورِ محبت کے حصول کا وسیلہ بنائے۔ نیز دُعا ہے کہ جب دُنیا سے جانے کا وقت آئے اور نزع کا عالم طاری ہو تو زبان پر کلمہ طیبہ اور دُرودوسلام کا وِرد ہو۔ آمین بجاہ نبیہ الکریم ﷺ

خیر اندیش
منیر احمد یوسفی عفی عنہ

---

۹ القول البدیع ص ۳۷۸۔

فضائل دُرود شریف

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب:۵۶)

''بے شک اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) اور اُس کے (نورانی) فرشتے نبی (غیب کی خبریں بتانے والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود (شریف) اور سلام بھیجو جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے''۔

آیتِ شریفہ کا آغاز لفظ اِنَّ سے ہوتا ہے۔ جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے یعنی اِس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں پھر اِنَّ کی تاکید کے ساتھ یُصَلُّوْنَ کو صیغہ مضارع میں اِرشاد فرمایا ہے جو اِستمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حقیقت کیسی عیاں ہے کہ اللہ عزوجل اور اُس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے رہتے ہیں۔

حضرت علامہ محمد بن عبدالرحمان سخاوی علیہ الرحمہ بھی لکھتے ہیں:

وَالْاٰيَةُ لِصِيْغَةِ الْمُضَارِعَةِ الدَّالَةِ عَلَى الدَّوَامِ وَالْاِسْتِمْرَارِ لِتَدُلَّ عَلٰى اَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَجَمِيْعُ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم دَآئِمًا اَبَدًا [1]

''آیت شریفہ' مضارع کے صیغہ کے ساتھ جو دلالت کرنے والا ہے' اِستمرار اور دوام پر دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اور اُس کے فرشتے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے رہتے ہیں''۔

[1] القول البدیع (چھاپہ مدینہ منورہ) ص ۸۵۔

حضرت اِمام عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۱۹۴ھ) نے دُرودشریف کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد جل جلالہ کے اِرشادِ عظیم: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. الخ آلایۃ سے بخاری شریف میں باب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا ہے:

قَالَ اَبُو الْعَالِیَۃِ صَلَاۃُ اللّٰہِ ثَنَاؤُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلَائِکَۃِ وَصَلَاۃُ الْمَلَائِکَۃِ الدُّعَاءُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُصَلُّوْنَ یُبَرِّکُوْنَ لَنُغْرِیَنَّکَ لَنُسَلِّطَنَّکَ [۲]

''حضرت ابو العالیہ (تابعی علیہ الرحمہ) فرماتے ہیں' اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بے حد جل جلالہ) کا (سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) پر دُرودشریف بھیجنا' فرشتوں میں آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم) کی تعریف کرنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دُعا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ **یُصَلُّوْنَ** سے مراد **یُبَرِّکُوْنَ** ''برکت کی دُعا کرنا ہے''۔

لَنُغْرِیَنَّکَ ، لَنُسَلِّطَنَّکَ ''آپ ﷺ کو اُن پر غالب کردیں گے''۔ یعنی ہم یقیناً آپ ﷺ کو مسلط فرمادیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے سورۃ الاحزاب کی آیتِ کریمہ نمبر ۵۶ میں سیّدِ عالم ﷺ کا عظیم مقام بلند فرمایا ہے اور آپ ﷺ کو عظمت وشرافت سے نوازا ہے۔ لفظ صلوٰۃ مشترک ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صلوٰۃ رَحمت' فرشتوں کی صلوٰۃ اِستغفار اور اِیمان والوں کی صلوٰۃ دُعا ہے۔ اِس آیتِ مقدّسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اِیمان والوں کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرودشریف بھیجتے رہنا چاہیے اور جب سرکارِکائنات ﷺ کا اِسمِ گرامی ذِکر کیا جائے تو فی الجملہ دُرودشریف بھیجنا واجب ہے۔

۲۔ بخاری جلد ۲ ص ۷۰۷۔

یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی رَحمت سے مراد وہ رحمتِ خاصہ ہے جو آپ ﷺ کے شایانِ شان ہے۔ اِسی طرح جس رحمت کے بھیجنے کا اہلِ اِیمان کو حکم ہورہا ہے' اُس سے مراد بھی رحمتِ خاصہ کی دُعا کرنا ہے۔ جسے ہم دُرود شریف کہتے ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے اَلفاظ یہ بات واضح کررہے ہیں کہ اِس آیتِ کریمہ میں صرف اورصرف **اِیمان والوں** سے خطاب ہے۔ اِس لئے اِس اِعزاز پر رَب کریم کا شکر اَدا کرنا چاہیے کہ رَبِّ کائنات نے اُنہیں بھی اِس عمل میں اپنے اورفرشتوں کے ساتھ شریک کرلیا ہے۔

لٰہذا تقاضائے اِیمان ہے کہ نبیٔ کریم رؤف ورحیم ﷺ پر کثرت سے دُرود وسلام بھیجا جائے۔ اَحادیثِ مبارکہ کی کتابوں میں دُرود وسلام کی سو سے زائد اَقسام آتی ہیں۔ علاوہ ازیں بزرگانِ اُمّت رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی پیارے پیارے صیغوں کے ساتھ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ اَقدس میں دُرود شریف کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ اِیمان والے بھائیوں کو جو دُرود شریف یاد ہو اُسے خوب کثرت سے پڑھیں اور ہر قسم کی کم بختی سے پناہ طلب کرتے ہوئے ذکرِ محبوب علیہ الصلوٰۃ والسّلام میں مصروف رہیں۔

برکتِ مصطفیٰ فی الہند عاشقِ رسول حضرت شیخ المحدثین جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیفِ لطیف **جذب القلوب الٰی دیار المحبوب** میں کئی اِقسام کے دُرود شریف تحریر فرمائے ہیں۔ [۳] اسی طرح عاشقِ رسول حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قدس سرہٗ نے بھی **افضل الصلوات علٰی سیّد السادات** میں اور علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے **القول البدیع** میں۔ [۴] ابن قیم الجوزی نے **جلاءُ الافہام** میں اور دیگر کتابوں یعنی **حصن حصین**' **زادالسعید**' **فضائل دُرود شریف** اور **آبِ کوثر** وغیرہ میں بہت اَقسام کے کئی صیغوں اور صفتوں کے ساتھ دُرود شریف لکھے ہوئے ہیں۔ دُرود

---

[۳] ولادتِ باسعادت ۹۵۸ھ وصال مبارک ۱۰۵۲ھ۔ [۴] ولادتِ باسعادت ۱۲۶۵ھ وصال مبارک ۱۳۵۰ھ۔

شریف کے صیغوں اور اَقسام پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، بزرگانِ دین، علماء و صلحاء اُمّت رحمہم اللہ تعالیٰ کا کوئی اِختلاف نہیں۔ تفسیر روح البیان شریف میں کئی صیغوں سے صلوٰۃ و سلام حرفِ ندا یا کے ساتھ تحریر ہے۔ انتباہ فی سلاسلِ اولیاء (تحریر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ) میں اورادِ فتیحہ شریف کی فضیلت بیان ہے۔ جس میں سترہ صیغوں سے الصلوٰۃ والسّلام حرفِ ندا یا کے ساتھ اِس طرح لکھا ہوا ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَفِیَّ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵٦ نازل ہوئی تو ایک صحابی (یعنی حضرت بشیر بن سعد المتقدم رضی اللہ عنہ) نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت بشیر بن سعد المتقدم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ آلک واصحابک وبارک وسلم)' اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط وبے حد جل جلالہ) نے حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود (شریف) بھیجیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِرشادِ مبارک فرمائیں ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیسے دُرود شریف بھیجیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم نے تمنا کی کہ وہ (ہمارے بھائی) حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہی عرض نہ کرتے۔ (مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ (وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک) وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ اِس طرح دُرود شریف پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی
آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ
اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی
الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

۵ مسند احمد جلد ۴ ص ۱۱۹' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۷۱۱' مستدرک حاکم جلد ص ۲٦۸۔

حضرت اِمام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بخاری شریف جلد۲ص ۷۰۸ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت لکھی ہے۔ حضرت اِمام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ہم سے حضرت عبداللہ بن یوسف علیہ الرحمہ نے بیان کیا اُنہوں نے کہا ہم سے حضرت لیث بن سعد علیہ الرحمہ نے بیان کیا اُنہوں نے کہا مجھ سے حضرت عبداللہ بن اُسامہ لیثی علیہ الرحمہ نے بیان کیا اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن خباب علیہ الرحمہ سے اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اُنہوں نے فرمایا، ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سلام کرنا تو ہم کومعلوم ہوگیا ہے۔ (یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکٰتُهٗ) لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف کیسے بھیجیں؟ تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثناء نے اِرشادِ مبارک فرمایا، یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

صحیح بخاری شریف کی اِس حدیث پاک میں دُرود شریف کے آخر میں عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کے بعد وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ یا وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ کے اَلفاظ نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کے اَلفاظ ہیں۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ہمیں قرآنِ مجید میں حکم ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجیں تو ہم کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؁۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم نے فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ پورا اَجر پائے تو ہم سب اہل بیت پر دُرود شریف پڑھے، تو یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَبَرَكَاتِكَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ن النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؁۷

۶؎ مسلم جلد ۱ ص ۱۷۵، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۴۸، نسائی جلد ۱ ص ۱۹۱، ابن ماجہ ص ۶۵ حدیث نمبر ۹۰۵، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۵۱/۲، درمنثور جلد ۵ ص ۲۱۶،۲۱۷، جلاء الافہام ص ۸، فضائل درود شریف مصنف محمد زکریا صاحب دیوبندی درود شریف نمبر ۱۲ (چھاپہ تاج کمپنی)۔

۷؎ ابوداؤد حدیث نمبر ۹۸۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۵۱، درمنثور جلد ۶ ص ۶۴۸، جلاء الافہام ص ۱۲۔

دُرودِ ابراہیمی کی چند دیگر اَقسام:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم جانتے ہیں لیکن دُرود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ انک حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۸

حضرت اِمام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف بیان کی ہے۔ ۹

---

۸ بخاری جلد۲ص ۷۰۷' تیسیر الباری جلد۶ ص ۳۱۶' عمدۃ القاری جز۱۹ جلد۱۰ص ۱۲۶' فتح الباری جلد۸ص ۶۸۲۔ ۹ مسلم جلد۱ص ۱۷۵۔

اِسی طرح صحیح مسلم شریف میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس قدم رنجا فرما ہوئے۔ (دورانِ گفتگو) ہم نے عرض کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام کیسے بھیجنا ہے؟ یہ تو ہم جانتے ہیں لیکن دُرود شریف آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیسے بھیجیں؟ تو صحیح بخاری شریف میں لکھا ہوا درود شریف بیان فرمایا: حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا تو ہم جانتے ہیں لیکن دُرود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے بھیجیں؟ فرمایا: تم کہو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۱۰؂

اِس دُرود شریف میں بخاری اور مسلم سے نقل کئے گئے دُرود شریف کی نسبت چند اَلفاظ مختلف ہیں۔ بخاری اور مسلم میں کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ ہے لیکن نسائی میں عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کے اَلفاظ بھی ہیں۔ اِسی طرح صحیحین میں کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ کے اَلفاظ ہیں۔ اِسی طرح ایک اور فرق بھی ہے۔ صحیحین کا دُرود شریف دونوں مقامات پر اَللّٰھُمَّ کے لفظ سے شروع ہوتا ہے جبکہ نسائی میں صرف ایک مرتبہ اَللّٰھُمَّ کا جملہ آیا ہے۔

حضرت عبدالرحمان علیہ الرحمہ نے کہا، ہم اِتنا اور کہتے تھے وَ عَلَیْنَامَعَھُمْ

۱۰؂ نسائی جلد ا ص ۱۹۰۔

حضرت اِمام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سنن ابو داؤد "بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَھُّدِ" میں دُرود شریف کے بارے میں اپنی سند حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف لکھی ہے اور تمام روایات کی طرح سلام کا ذکر کرنے کے بعد دُرود شریف کے بارے میں عرض کیا کہ وہ کیسے آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۱]

اِس دُرود شریف کے اَلفاظ بخاری، مسلم اور نسائی سے مختلف ہیں۔ حضرت اِمام ابوعیسیٰ ترمذی علیہ الرحمہ نے بھی جامع ترمذی "بَابُ مَا جَآءَ فِی صِفَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ" میں لکھا ہے اُنہوں نے دوسری روایات کے مطابق سلام کا ذِکر کرنے کے بعد دُرود شریف کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۲]

---

[۱] ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۴۷۔ [۲] جامع ترمذی جلد ۱ ص ۱۱۰

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ ہدیہ نہ دوں جو میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہاں! آپ مجھے وہ ہدیہ ضرور عطا فرمائیں۔ فرماتے ہیں' ہم نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ؟ فَاِنَّ اللّٰہَ قَد عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ "یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت (رضی اللہ عنہم) پر دُرود (شریف) کیا ہے؟ (رہا سلام) تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ تو ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیسے عرض کریں؟"۔ (تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۱۳]

---

۱۳ بخاری جلد۲ ص ۷۰۸۔ ۹۴۰ حدیث نمبر ۳۳۷۰' مسلم حدیث نمبر (۶۶۔ ۴۰۶)' ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۴۸' ترمذی جلد ۱ ص ۱۱۰' ابن ماجہ ص ۶۵' نسائی جلد ۱ ص ۱۹۰' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۸۱' مشکوٰۃ ص ۸۶ حدیث نمبر ۹۱۹' مرقاۃ جلد ۳ ص ۳' جلاء الافہام ص ۱۷۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجو تو اَچھی طرح سے دُرود شریف بھیجو تم کو معلوم نہیں شاید تمہارا دُرود شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جائے تو لوگوں نے کہا آپ ہمیں سکھلائیں کہ کیسے درود شریف بھیجیں؟ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اِس طرح دُرود شریف بھیجو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلاَتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ [۱۴]

[۱۴] ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۰۶، ص ۶۵، جلاء الافہام ص ۲۱۔

اگرچہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مراتبِ عالیہ پر پہلے سے ہی فائز ہیں لیکن اُن میں ترقی وعُروج کی چونکہ کوئی حد نہیں' اِس لئے صلوٰۃ وسلام کے نتیجہ میں ہر لمحہ مراتب میں اِضافات ہوتے جارہے ہیں۔ اِسی لئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اَذان کے بعد تمام اُمتیوں کو اپنے لئے دُعائے وسیلہ کرنے کی بھی تعلیم فرمائی ہے۔

دُعائے وسیلہ کے متعلق حدیث شریف اور دُرود شریف:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ [۱۵]

''جب مؤذن کی اَذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر دُرود شریف پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ (جل جلالہ) اُس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اِس کے بعد اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ دراصل یہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ (عزوجل) کے بندوں میں سے ایک بندے کو عطا فرمایا جائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو کوئی میرے لئے وسیلہ (مقامِ محمود) طلب کرے گا۔ اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی''۔

---

[۱۵] مسلم جلد۱ص ۱۶۶' حدیث نمبر ۳۸۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۳' ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۳' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۴۱۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۵۷' شرح السنۃ جلد۲ص ۲۷' الترغیب والترھیب جلد۱ص ۱۸۳' تلخیص الحبیر جلد۱ص ۲۱۱' کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۹۹۸۔۲۱۰۰۶' مرقاۃ جلد۲ ص ۳۲۷' نسائی حدیث نمبر ۶۷۸' مسند احمد جلد۲ص ۱۶۷۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تمام اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام سے بڑھ کر اپنی اُمّت کے لئے تکلیفیں اور صعوبتیں جھیلی ہیں۔ پس اُمّتِ مسلمہ کا بھی فریضہ ہے کہ وہ ساری اُمتوں سے بڑھ چڑھ کر اور محبتِ نبوی ﷺ سے سرشار ہو کر آپ ﷺ کی قدر و منزلت پہچانے اور خوب صلاۃ وسلام بھیجے۔

قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ کا شوق رکھنے والے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہر حدیث شریف کے لکھنے اور ہر مجلس میں بار بار آپ ﷺ کا نام نامی اِسم گرامی آنے پر صلوٰۃ وسلام کے لکھنے، پڑھنے کا معمول ہمیشہ سے رہا ہے۔ اِس لئے کیا عجب ہے کہ اُمّت میں سب سے زیادہ دُرود وسلام کے ہار بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے پیش ہوتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم نے قرآنِ مجید میں بہت سے اَحکامات اِرشاد فرمائے ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، خیرات وصدقات وغیرہ۔ نیز قرآنِ مجید میں اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام، صحابہ کرام، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور اَولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی تعریفیں اور خوبیاں بیان فرمائی ہیں۔ اُن کے بہت سے اِعزاز و اِکرام بیان فرمائے ہیں جب حضرت آدم صفی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تخلیق فرمانے کے بعد نورِ علم کے تاج سے منور فرمایا، بعد ازیں ملائکہ کو حکم فرمایا کہ اِن کو سجدہ کیا جائے۔ لیکن حکم میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کرتا ہوں مگر جب سرکارِ کائنات، سرورِ کون ومکاں، حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ پر دُرود شریف بھیجنے کا ذکر ہوا تو فرمایا بے شک خود اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی آخر الزماں ﷺ پر دُرود شریف بھیجتے ہیں، اے اِیمان والو! تم بھی اُن پر دُرود وسلام بھیجو۔

منعم حقیقی اور محسن مجازی:

بلا شبہ منعم حقیقی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی ذاتِ اَقدس ہے لیکن تمامی اِنعامات واِحسانات کا واسطہ خواہ وہ تشریعی ہیں یا تکوینی چونکہ نبی کریم رؤف ورحیم

ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے اور واسطۂ اِحسان بھی محسن ہی شمار ہوتا ہے۔ اِس لئے ہر اُمتی پر یہ اِحسان شناسی لازم اور ضروری ہے۔ پس اِس کے اعتراف کی یہی صورت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم کی حمد وثناء اور بندگی کے ساتھ آپ ﷺ کو صلوٰۃ وسلام میں اور اِطاعت وفرمانبرداری میں یاد رکھا جائے۔ جس سے اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے یاد رکھنے والے کا خود اپنا بھی فائدہ ہے۔ چنانچہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے' فرماتے ہیں'

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا [۱۶]

''جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اُس کو چاہئے کہ مجھ پر دُرود شریف پڑھے کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا [۱۷]

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود (شریف) پڑھا' اللہ (جل جلالہ) اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا''۔

---

[۱۶] مظہری جلد ۷ ص ۳۷۷' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۹۴' مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۱۳۹' جلد ۱۰ ص ۱۶۳۔ [۱۷] مسلم حدیث نمبر ۴۹۸' جلد ۱ ص ۱۷۵' مشکوٰۃ ص ۸۶ حدیث نمبر ۹۲۱' مرقاۃ جلد ۳ ص ۷' مرآۃ جلد ۲ ص ۹۹' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۸۴' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۷۲' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۶۲' الادب المفرد حدیث نمبر ۶۴۳۔۶۴۵' کنز العمال حدیث نمبر ۲۲۰۶۔۲۱۶۳۔ ۱۲۶۲' نسائی حدیث نمبر ۱۲۹۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۴' ترمذی جلد ۱ ص ۱۱۰' حدیث نمبر ۴۸۵۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ [۱۸]

''جو مجھ پر ایک دفعہ دُرود (شریف) پڑھے گا، اللہ (عزوجل) اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اُس کے دس گناہ معاف کئے جائیں گے۔ اور اُس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے''۔ یعنی فوری طور پر تین اِنعامات ملتے ہیں:۔

(۱) دس رحمتوں کا برسنا، (۲) دس گناہوں کی معافی اور (۳) دس درجات کی بلندی۔

اُمّت پر اِنعام اور سجدۂ شکر:

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے نورانی آستانۂ اَقدس سے باہر) تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور بہت طویل سجدہ فرمایا۔ مجھے خوف ہوا کہ کہیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح تو نہیں قبض کرلی۔ راوی فرماتے ہیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کی حالت میں سے ملاحظہ کرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ (اَنور) اُٹھایا اور فرمایا: مَالَکَ؟ ''کیا معاملہ ہے''؟ راوی فرماتے ہیں، میں نے دیکھنے کا سبب عرض کیا، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۸؎ نسائی جلد۱ص۱۹۱ حدیث نمبر ۱۲۹۷، مشکوٰۃ ص۸۶ حدیث نمبر ۱۲۲، مرقاۃ جلد۳ص۸، مرآۃ جلد۲ص۹۹۔

اِنَّ جبرِ یلَ علیہِ السَّلامُ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُکَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلٰوۃً صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَسَجَدْتُّ اللّٰہَ شُکْرًا [۱۹]

''(حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے عرض کیا ہے کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خوشخبری نہ دوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرماتا ہے، جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود (شریف) بھیجے گا، میں اُس پر رحمت کروں گا اور جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجے گا، میں اُس پر سلام بھیجوں گا''۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اُمّت پر اِس اِنعام کی وجہ سے) میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی بارگاہِ اَقدس میں سجدۂ شکر ادا کر رہا تھا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ آتَانِیْ جِبْرِیْلُ آنِفًا مِنْ رَّبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ مُّسْلِمٍ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً اِلَّا صَلَّیْتُ اَنَا وَمَلَائِکَتِیْ عَلَیْہِ عَشْرًا [۲۰]

---

[۱۹] القول البدیع ص ۲۳۵ (چھاپہ مدینہ منورہ)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۳۷، مرقاۃ جلد ۳ ص ۱۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۹۵، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۲۲۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۱۹۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۳۷۱، جلد ۹ ص ۲۸۵۔ [۲۰] جلاءُ الافہام ص ۳۷۔

''جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے (یعنی زیادہ سے زیادہ) دُرود (شریف) پڑھا کرو اِس لئے کہ اَبھی اَبھی (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) میرے پاس پیغام لائے تھے کہ پردۂ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو آپ ﷺ پر ایک بار دُرود شریف پڑھے اور میں اور میرے فرشتے اُس پر دس دفعہ دُرود شریف نہ بھیجیں''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ بِھَا عَشرًا
فَلْیَقِلَّ عَبْدٌ بَعْدَ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَوْ لِیُکَثِّرَ ۲۱

''جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہ) اُس پر دس مرتبہ دُرود بھیجتا ہے۔ اَب بندے کم دُرود شریف بھیجیں یا زیادہ''۔ (جو اَمر اپنے لئے پسند کریں اور اُن کے اِیمان اور محبت کا جو تقاضا ہو)۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے بیان فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ مَنْ
صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ
مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیَقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکَثِّرَ ۲۲

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرماتے ہوئے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے' فرشتے اُس پر دُرود شریف پڑھتے رہتے ہیں یہ جاننے کے بعد اَب یہ دُرود (شریف) پڑھنے والا دُرود (شریف) میں کمی کرے یا بیشی''۔

---

۲۱ جلاءُ الافہام ص ۲۷۔ ۲۲ جلاءُ الافہام ص ۲۹' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۰۰' مسند احمد جلد ۴ ص ۴۴۵۔

اِخلاص کے ساتھ دُرود شریف بھیجنے والے کو اَجر:

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلَاۃً مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلٰوتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحٰی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ ۲۳

''جو شخص خلوصِ دِل کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف بھیجے گا تو اُس کی بدولت اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس پر دس بار دُرود بھیجے گا اور اُس کے دس درجے بلند فرمائے گا اور دس نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اُس کے دس گناہ مٹادیئے جائیں گے''۔

دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُتِبَتْ لَہٗ عَشَرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَ عَنْہُ عَشَرُ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَکُنَّ لَہٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ ۲۴

''جو شخص مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اُس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اُس کے دس درجے بلند فرمائے جاتے ہیں۔ یہ نیکیاں اُس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوتی ہیں''۔

---

۲۳ جلاء الافہام ص ۴۵۔ ۲۴ جلاء الافہام ص ۴۱۔

دُرود شریف پڑھنے والے پر حضور ﷺ دُرود بھیجتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتْنِیْ صَلَاتُہٗ وَصَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَکُتِبَ لَہٗ سِوَیٰ ذَالِکَ عَشْرُ حَسَنَاتٍ [۲۵]

''جو کوئی مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے اُس کا دُرود شریف مجھ تک پہنچتا ہے اور میں بھی اُس پر دُرود بھیجتا ہوں اور اِس کے لئے علاوہ ازیں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔

دُرود شریف پڑھنے والے کے لئے اِعزاز:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ باہر تشریف لائے اور میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ وہ آپ ﷺ کے اِستقبال و تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، میں آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر خوشی محسوس کرتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَجَلْ اَنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ آنِفًا فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مَرَّۃً اَوْ قَالَ وَاحِدَۃً کَتَبَ لَہٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ بِھَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ [۲۶]

---

[۲۵] الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۹۸۔ [۲۶] جلاء الافہام ص۲۰۔

''ہاں! اَبھی (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) میرے پاس حاضر ہوئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یامحمد (صلی اللہ علیک وسلم) جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ دُرود شریف بھیجتا ہے' اللہ (عزوجل) اُس کے بدلے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے' اُس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اُس کی وجہ سے اُس کے دس درجے بلند فرما دیتا ہے۔ اِسی طرح دوسری روایت میں بھی ہے جس کے راوی حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔'' ۲۷

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک روز رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہشاش بشاش تھے۔ یہاں تک کہ (نورانی) چہرۂ (مبارک) پر خوشی کے آثار (خوب) نمایاں تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حال میں صبح فرمائی ہے اور طبیعت شریف میں اِس قدر خوشی نظر آرہی ہے کہ (نورانی) چہرۂ (مبارک) پر اُس کے آثار (خوب) نمایاں ہیں تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَجَلُ آتَانِیَ آتٍ مِنْ رَّبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلٰوۃً کَتَبَ اللّٰہُ بِھَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْہُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلُھَا ۲۸

''ہاں! ٹھیک ہے (اور اِس کا سبب یہ ہے) کہ میرے پاس میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا۔ اُس نے عرض کیا جس کسی نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمّت میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود شریف بھیجا تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اِس کی بدولت اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دے گا اور اُس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اُس کے دس درجات بلند فرما دے گا اور پھر ویسا ہی اُس پر رَدِّ صلوٰۃ فرمائے گا۔ یعنی اُس پر دُرود بھیجے گا اور اِنعام والطاف سے نوازے گا''۔

---

۲۷ نسائی حدیث نمبر ۵۰۳' ابن حبان حدیث نمبر ۹۱۵' مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۴۲۰' حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص ۱۳۱' سنن دارمی جلد ۲ ص ۳۱۷' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۲۵۔ ۲۹' جلاء الافہام ص ۲۳۔ ۲۸ جلاء الافہام ص ۲۳ (چھاپہ بیروت)' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۹ (دارالفکر بیروت)۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث شریف اِس طرح ہے، فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اُس نے عرض کیا، اے محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ربّ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔

اَنَّہٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا ۲۹

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود شریف پڑھے میں اُس پر دس بار دُرود بھیجوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے تو میں اُس پر دس بار سلام بھیجوں گا''۔ (یعنی سلامتی نازل فرماؤں گا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ اِتفاقاً اُس وقت کوئی دوسرا آدمی موجود نہ تھا جو ساتھ جاتا۔ حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر گھبرا گئے اور طہارت کا برتن لے کر پیچھے روانہ ہوئے جب قریب پہنچے تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھاٹ کے کنارے سجدہ میں دیکھا اور ادباً رُک گئے اور پیچھے بیٹھے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے سر (انور) اُٹھایا اور اُن سے مخاطب ہو کر اِرشاد مبارک فرمایا:

اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَنِیْ سَاجِداً فَتَنَحَّیْتُ عَنِّیْ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَرَفَعَہٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ۳۰

---

۲۹ جلاء الافہام ص ۲۳ - ۳۰ جلاءُ الافہام ص ۲۶۔

''اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! تو نے اَچھا کیا مجھے سجدہ میں دیکھ کر ایک طرف کھڑے رہے۔ (میں تمہیں آگاہ فرماتا ہوں۔) کہ میرے پاس (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود شریف پڑھے گا۔ اللہ (جل جلالہ) اُس پر دس مرتبہ دُرود بھیجے گا اور اُس کے دس درجے بلند فرمائے گا''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا [۳۱]

''جس کے سامنے میرا ذکر ہو، اُس کو مجھ پر دُرود شریف پڑھنا چاہئے اور جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود شریف بھیجے گا، اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اُس پر دس بار دُرود بھیجے گا''۔

دوسری روایت میں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل سجدہ فرمایا تو میں نے طویل سجدہ کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّىْ سَجَدْتُّ هٰذِهِ السَّجْدَةَ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا اٰتَانِىْ فِىْ اُمَّتِىْ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا [۳۲]

''میں نے یہ سجدہ اللہ (جل جلالہ) کی اُس عنایت پر فرمایا جو اُس نے میری اُمّت پر فرمائی وہ یہ کہ جو کوئی مجھ پر ایک بار دُرود شریف بھیجے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہٗ) اُس کی جزا میں اُس پر دس بار صلوٰۃ بھیجے گا''۔

---

[۳۱] جلاءُ الافہام ص۲۳، الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۹۹، مجمع الزوائد جلد ا ص ۱۳۷۔
[۳۲] جلاءُ الافہام ص۳۰۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں :۔

مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ۳۳

''جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر ایک مرتبہ دُرود (شریف) پڑھے گا تو اُس پر اللہ (جل جلالہ) اور اُس کے فرشتے ستر بار دُرود (شریف) بھیجیں گے''۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک روز نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی نمودار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّهٗ جَآءَنِیْ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّیَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ۳۴

''میرے پاس (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) آئے۔ عرض کیا آپ (ﷺ) کا پروردگار فرماتا ہے یامحمد (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ اِس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ (ﷺ) کا اُمتی آپ (ﷺ) پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے تو میں اُس پر دس رحمتیں نازل فرماؤں گا اور آپ (ﷺ) کا کوئی اُمتی آپ (ﷺ) پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اُس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا؟''۔

---

۳۳ مسند احمد جلد۲ ص ۱۸۷، مشکوٰۃ ص ۸۷ حدیث نمبر ۹۳۵، مرقاۃ جلد۲ ص ۱۰۶، مرقاۃ جلد۳ ص ۱۸۔ ۳۴ نسائی جلد ۱ ص ۱۸۹ حدیث نمبر ۱۲۹۵، دارمی حدیث نمبر ۲۷۷۳، مشکوٰۃ ص ۸۶ حدیث نمبر ۲۹۸، مرقاۃ جلد۳ ص ۱۲، مرآۃ جلد۲ ص ۱۰۲، شرح السنۃ جلد۲ ص ۲۸۴، مسند احمد جلد۴ ص ۳۰، مستدرک حاکم جلد۲ ص ۴۵۶، حدیث نمبر ۳۲۰۔

فرشتے دُرود بھیجتے رہتے ہیں:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ مَا صَلّٰی عَلَیَّ فَلْیُکْثِرْ عَبْدٌ اَوْ یُقِلَّ ۳۵

''جو شخص مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے تو فرشتے اُس پر دُرود پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر دُرود (شریف) پڑھتا رہتا ہے۔ اَب خواہ کوئی اِس میں بیشی کرے یا کمی (یہ اُس کو توفیق ہے)۔

سُنّی کی پہچان:

وَرَوٰی اَبُو الْقَاسِمِ التَّیْمِیُّ فِی التَّرْغِیْبِ لَہٗ مِنْ طَرِیْقِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ: عَلَامَۃُ اَھْلِ السُّنَّۃِ کَثْرَۃُ الصَّلَاۃِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ۳۶

''اور الترغیب میں حضرت ابوالقاسم التیمی (علیہ الرحمہ) سے روایت ہے جسے حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم کے طریق سے بیان کیا گیا ہے (اِس کا دیوبندی مکتب فکر کی **تبلیغی جماعت** رائے ونڈ کے عالم محمد زکریا سہارنپوری ترجمہ کرتے ہیں) ''علامہ سخاویؒ نے اِمام زین العابدینؒ سے نقل کیا ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ پر کثرت سے دُرود بھیجنا اہل سُنّت ہونے کی علامت ہے (یعنی سنّی ہونے کی)۔ (من وعن از تبلیغی نصاب حصہ فضائل دُرود شریف ص نمبر ۱۱ چھاپہ تاج کمپنی لمٹیڈ کراچی)

---

۳۵ جلاء الافہام ص ۵۴، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۸۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۰۷، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۴۵۔ ۳۶ القول البدیع ص ۱۳۱ (عربی چھاپہ مدینہ منورہ)۔

دُرود شریف پڑھنے کے فوائد:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اکثر دُرود شریف بھیجتا ہوں، میں کتنا دُرود شریف مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا شِئْتَ** "جتنا تم چاہو۔" میں نے عرض کیا، ایک چوتھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ** "جتنا تم چاہو اگر دُرود شریف بڑھالو تو تمہارے لئے بہتر ہے"۔ میں نے عرض کیا، **اَلنِّصْفُ** "نصف"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ** "جتنا تم چاہو اگر دُرود شریف بڑھالو تو تمہارے لئے بہتر ہے"۔ میں نے عرض کیا: **فَالثُّلُثَیْنِ** "دو تہائی"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ** "جتنا تم چاہو اگر دُرود شریف بڑھالو تمہارے لئے بہتر ہے"۔ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: **اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا** "میں سارا (وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف ہی پڑھوں گا"۔ تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذًا یَکْفِیْ ھَمَّکَ وَیُکَفِّرُ لَکَ ذَنْبَکَ** [۳۷] "جب تم ایسے ہو جاؤ گے تو تمہارے غموں کو کافی ہوگا تمہارے غم ختم ہو جائیں گے اور (یہ دُرود شریف پڑھنا) تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا"۔

---

[۳۷] ترمذی حدیث نمبر ۲۴۵۷، مشکوٰۃ ص ۸۶، مرقاۃ جلد ۱۳ ص ۳، مرآۃ جلد ۲ ص ۱۰۳، مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۴۵۷ حدیث نمبر ۳۴۲۲، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۹۷۔

فرشتے سلام پہنچاتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ ۳۸

"اللہ (جل جلالہ) کے کچھ فرشتے زمین میں سیر و سیاحت کرتے رہتے ہیں، وہ فرشتے میری اُمّت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں"۔ فرشتے یہ کام بطورِ خدمت گار سرانجام دیتے ہیں۔

دُرود شریف پیش کیا جاتا ہے:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاَنَّ اَحَدًا لَّا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ۳۹

"جمعۃ (المبارک) کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود (شریف) پڑھا کرو۔

---

۳۸ نسائی جلد۱ص ۱۸۹، حدیث نمبر ۱۲۸۲، مشکوٰۃ ص ۸۶، حدیث نمبر ۹۲۴، مرقاۃ جلد۳ص ۹، دارمی حدیث نمبر ۲۷۷۴، مسند احمد جلد۱ص ۳۸۷، مجمع الزوائد جلد۱۰ص ۱۳۲، کنزالعمال حدیث نمبر ۳۰۷۳۸۔ ۳۰۷۷۴، مستدرک حاکم جلد۲ص ۴۵۶ حدیث نمبر ۴۲۱ (طبع جدید) شرح السنۃ جلد۲ ص ۲۸۵، دارمی جلد۲ص ۳۱۷۔ ۳۹ ابن ماجہ ص ۱۱۹، جلاء الافہام ص ۳۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۶۔

یہ یوم مشہود ہے۔ اِس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دُرود (شریف) بھیجتا ہے تو اُس کا دُرود (شریف) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اُس سے فارغ ہو جائے۔ بے شک اللہ (عزوجل) نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کے (مقدّس) جسموں کو کھائے۔ پس اللہ (عزوجل) کے نبی (علیہ السلام) زندہ ہوتے ہیں وہ رزق دیئے جاتے ہیں"۔

حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَ فِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَیَّ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادُ الْاَنْبِیَآءِ [40]

"تمہارے بہترین دنوں میں سے بہترین دن جمعۃ المبارک ہے اِس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اِسی میں وفات دیئے گئے اور اِسی میں صور پھونکنا ہے اور اِسی میں بے ہوشی ہے۔ لہٰذا اِس دن میں مجھ پر کثرت سے دُرود (شریف) پڑھو کیونکہ تمہارے دُرود (شریف) مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا! یارسول اللہ (صلی

---

[40] مشکوٰۃ ص ۱۲۰، مرآۃ جلد ۲ ص ۳۲۴، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۹۱، مسند احمد جلد ۴ ص ۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۲۴۹، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۶۰۴، کنز العمال حدیث نمبر ۲۲۳۰۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۱۸۶، البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۷۶، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۹۸، ابن حبان حدیث نمبر ۵۵۔

اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود (شریف) کیسے پیش ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو رمیم (یعنی گلی ہڈی) ہو چکے ہوں گے۔ فرمایا: کہ اللہ (عزوجل) نے زمین پر انبیاء کرام (علیہم السّلام) کے جسم حرام کر دیئے ہیں۔'' لہٰذا اِن کے اَجسام مقدّسہ کو زمین نہیں کھا سکتی اور وہ گلنے سڑنے سے بھی محفوظ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں، ذکر اللہ کی لذت پاتے ہیں۔

اللہ عزوجل کی قدرت کے مظہر فرشتے کی ڈیوٹی:

حضرت ابنِ حمیری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابنِ حمیری کیا میں تمہیں وہ حدیث شریف بیان نہ کروں جو مجھ سے میرے (پیارے) محبوب (کریم) نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ فرمایا: ہاں! بیان فرمایئے۔ فرمایا: رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

يَا عَمَّارُ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ كُلَّهَا وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِىْ اِذَا مِتُّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِىْ يُصَلِّىْ عَلَىَّ صَلَاةً اِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ قَالَ يَامُحَمَّدُ صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَيُصَلِّى الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا [۴۱]

''اے عمار (رضی اللہ تعالیٰ عنک) اللہ (جل جلالہ) نے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازوں کو سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، جب میرا انتقال ہو جائے گا، وہ قیامت تک میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ پس نہیں ہے میرا کوئی اُمّتی جو مجھ پر

[۴۱] الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۹۹، مجمع الزوائد جلد۱۰ ص۱۶۲، مسند بزار جلد۲ ص۴۳۶، جلاء الافہام ۴۶۔

دُرود (شریف) بھیجے گا مگر وہ اُس کا نام اور اُس کے والد کا نام لے کر عرض کرے گا۔ یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) فلاں شخص (جو فلاں شخص کا بیٹا ہے اُس) نے آپ ﷺ پر دُرود (شریف) بھیجا ہے۔ تو رب کریم (سبحانہ وتعالیٰ) اُس شخص پر ہر ایک دُرود (شریف) کے بدلے میں دس دس رحمتیں نازل فرمائے گا"۔

دُرود شریف پڑھنے والے کے لئے نبی کریم ﷺ کی دُعا:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکًا اَعْطَاہُ سَمِعَ الْعِبَادَ فَلَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یُّصَلِّ عَلَیَّ صَلَاۃً اِلَّا اَبْلَغَنِیْھَا وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلٰی عَبْدٍ صَلَاۃً اِلَّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ اَمْثَالِھَا [۴۲]

"اللہ (عزوجل) کا ایک فرشتہ جسے اللہ (تبارک وتعالیٰ سمیع حقیقی) نے سننے کی (اتنی) طاقت دی ہے پس نہیں کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجتا مگر یہ نہیں کہ وہ فرشتہ مجھے اُس کی اطلاع نہ پہنچا دے۔ (مطلب یہ کہ جب کوئی اِیمان والا مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کا وہ فرشتہ مجھے اُس کی اطلاع دیتا ہے۔ اَیسے مردِ مومن کے لئے میں نے اپنے رب سے دُعا کی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھے گا، اللہ (تبارک وتعالیٰ عزّ وجلّ) اُس پر دس بار دُرود شریف بھیجے گا"۔

---

[۴۲] جلاء الافہام ص ۴۷۔

دُرود شریف پہنچتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔

لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ ۴۳

''اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ ۴۴ اور میری قبرِ (انور) کو عید نہ بناؤ ۴۵ اور مجھ پر دُرود (شریف) بھیجا کرو کہ تمہارا دُرود شریف مجھے پہنچتا ہے، تم جہاں بھی ہو''۔

اِمام عالی مقام حضرت سیّدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد گرامی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ ۴۶

''تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر دُرود شریف پڑھو، تمہارا دُرود شریف مجھے پہنچ جائے گا''۔

---

۴۳ مشکوٰۃ ص ۸۶، مرقاۃ جلد۳ ص ۱۰، مرآۃ جلد۲ ص ۱۰۱، مسند احمد جلد۲ ص ۳۶۷، مصنّف ابن ابی شیبہ جلد۲ ص ۲۵۶ (طبع قدیم)، ابوداؤد حدیث نمبر۲۰۴۲، کنز العمال حدیث نمبر۲۱۵۱۲۔
۴۴ یعنی گھروں کو قبرستان کی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر سے خالی نہ رکھو بلکہ فرائض مسجدوں میں ادا کرو اور نفلی عبادات تہجد وغیرہ گھر میں ادا کرو۔ ۴۵ جیسے عیدگاہ میں سال میں صرف دو دفعہ جاتے ہیں ایسے میرے مزار شریف پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضری دو۔ ۴۶ جلاءُ الافہام ص ۳۸۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَامِنْ اَحَدٍ يُّسَلِّمُ عَلَىَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَىَّ رُوْحِىْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ [۴۷]

''مجھ پر کوئی شخص سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ (جل جلالہ) مجھ پر میری روح لوٹاتا ہے حتیٰ کہ میں اُس کا جواب دیتا ہوں''۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف نہ بھیجا جاتا ہو۔ اِس لئے سلسلۂ روح کبھی منقطع نہیں ہوتا۔

دُرود شریف پڑھنے والے کی آواز پہنچتی ہے:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَىَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُ الْمَلَآئِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّىْ عَلَىَّ اِلَّا بَلَغَنِىْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا: وَبَعْدَ وَفَاتِكَ؟ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِىْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ [۴۸]

''جمعۃ (المبارک) کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود (شریف) پڑھا کرو، یہ یوم مشہود ہے، اِس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو کوئی بندہ چاہے وہ کہیں ہو مجھ پر دُرود (شریف) بھیجتا ہے، اُس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے۔ حضرت ابو درداء (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں، ہم نے عرض کیا، کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی؟ (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہاں! میرے دُنیا سے جانے کے بعد بھی (یعنی

---

[۴۷] ابو داؤد حدیث نمبر ۵۲۷، مشکوٰۃ ص ۸۶، حدیث نمبر ۲۹۵، مرقاۃ جلد ۳ ص ۹، مرآۃ جلد ۲ ص ۱۰۱، مسند احمد جلد ۲ ص ۵۲۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۴۵، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۲۱۶، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۶۷، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۹۹، کنز العمال حدیث نمبر ۲۲۰۰۔

[۴۸] جلاء الافہام ص ۵۶ (دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)۔

وصال فرما جانے کے بعد بھی کیونکہ) بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کے (مقدّس) جسموں کو کھائے۔ (یعنی زمین اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے مقدّس اَجسام کو ہرگز نہیں کھاتی)۔

آواز پہنچنے کا مسئلہ شاید پہلے بعض لوگوں کو سمجھ نہ آتا ہو جبکہ یہ مسئلہ تب بھی برحق تھا۔ لیکن اَب کمپیوٹر اور موبائل کے دَور میں اگر کسی کو سمجھ نہ آئے تو پھر ایسی عقل پر اَفسوس ہے۔ اَب تو کتابوں کی کتابیں اُڑ کر ہزاروں میل دُور پہنچ جاتی ہیں۔ SMS میں الفاظ موبائل میں داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن سمجھ اُسے ہی آئے گی جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی کرم ہوگا۔

مرنے سے پہلے جنت میں گھر دیکھے گا:

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:-

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّةِ ۴۹

"جس (صاحبِ ایمان) نے ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ مجھ پر دُرود (شریف) بھیجا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا گھر نہیں دیکھ لے گا"۔

قیامت کے گواہ اور شفیع:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکًا یُّبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ اَمْرُ دُنْیَاہُ وَآخِرَتِہٖ وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَهِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا ۵۰

۴۹ الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۰۱، جلاء الافہام ص ۲۴۔ ۵۰ جلاء الافہام ص ۱۴۔

''جو میری قبر (اَنور) کے پاس مجھ پر دُرود (شریف) بھیجتا ہے' اللہ (عزّوجلّ) اُس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اُس کا دُرود (شریف) مجھ تک پہنچاتا ہے۔ اُس شخص کی دُنیا اور آخرت کے معاملات میں کفایت کی جاتی ہے اور میں قیامت کے دن اُس کا گواہ اور شفیع ہوں گا''۔

سلام کا جواب عطا فرمایا جاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَـامِـنْ مُّسْلِمٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ فِیْ شَرْقٍ وَّلَا فِیْ غَرْبٍ اِلَّا وَاَنَـا وَرَبِّـیْ وَمَـلٰئِـکَۃُ نَـرُدُّ عَلَیْـهِ السَّلَامَ ۵۱

''نہیں کوئی مسلمان جو مجھ پر سلام بھیجتا' چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں مگر میں اور میرا رب اور فرشتے اُس کے سلام کا جواب دیتے ہیں''۔

حضرت سلیمان بن سحیم علیہ الرحمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی النَّوْمِ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰـهِ هٰؤُلَآءِ الَّـذِیْـنَ یَـاْتُوْنَکَ فَیُسَلِّمُوْنَ عَـلَیْـکَ اَتَـفْـقَـهُ سَلَامَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَ اَرُدُّ عَـلَیْـهِـمْ رَوَاهُ ابْـنُ اَبِـی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ (حَیَاۃِ الْاَنْبِیَآءِ) وَ (الشُّعَبِ) کِلَاهُمَا لَهٗ وَمِنْ طَرِیْقِهٖ اِبْنُ بَشْکُوَالٍ۔ ۵۲

''میں نے نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوتے

۵۱ جلاء الافہام ص ۱۸۔ ۵۲ القول البدیع ص ۳۲۳۔

ہیں اور آپ ﷺ کی خدمتِ پاک میں سلام عرض کرتے ہیں، کیا آپ ﷺ کو اُن کے سلام کا پتا چلتا ہے؟ فرمایا: ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں''۔

حضرت ابراہیم بن شیبان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حَجَجْتُ فَجِئْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَتَقَدَّمْتُ اِلَى الْقَبْرِ الشَّرِيْفِ فَسَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ مِنْ دَاخِلِ الْحُجْرَةِ يَقُوْلُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔ ۵۳؎

میں نے حج کی سعادت حاصل کی پھر مدینہ شریف حاضر ہوا۔ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبر انور کی طرف سلام عرض کرنے کے لئے بڑھا اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو سلام عرض کیا تو میں نے حجرۂ مبارک کے اندر سے یعنی روضۂ اطہر سے آواز سنی **وَعَلَيْكَ السَّلَام**

حسرت اور ندامت سے بھرپور محفل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا فَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ اِلَّا كَانَ مَجْلِسُهُمْ عَلَيْهِمْ تِرَّةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُمْ وَاِنْ شَآءَ اَخَذَهُمْ ۵۴؎

''جب ایک قوم کے لوگ مجلس میں بیٹھے، وہاں وہ اللہ (عزوجل) کا ذکر نہ کریں اور نہ اُس کے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود (شریف) بھیجیں تو وہ مجلس

۵۳؎ القول البدیع ص ۳۲۴۔ ۵۴؎ جلاء الافہام ص (عربی) ص ۲۴۔

اُن کے لئے حسرت اور قیامت کے دن ندامت کا باعث ہو گی اگر اللہ (تبارک و تعالیٰ) چاہے تو اُن کو معاف فرمادے اور اگر چاہے تو اُن کا مواخذہ فرمائے''۔

ایک روایت میں ہے:

مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَّقْعَدًا لَّا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ وَلَا يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ ۵۵

''جب کوئی قوم کسی جگہ بیٹھتی ہے اور وہ اللہ (جل جلالہ) کا ذِکر نہیں کرتی اور نہ ہی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود (شریف) بھیجتی ہے۔ قیامت کے دن اُن کے لئے حسرت ہو گی۔ اگر چہ وہ ثواب کے لئے جنت میں چلی بھی جائے''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَلْبَخِيْلُ الَّذِىْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَىَّ ۵۶

''وہ شخص بڑا بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو پھر وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے''۔

---

۵۵ جلاء الافہام ص ۱۴، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۳۲، ۴۸۴، ۵۲۷، جامع ترمذی حدیث نمبر ۳۳۸۰، سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۹۔ ۴۵۵۶۔ ۴۸۵۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۱۰۔
۵۶ مشکوٰۃ ص ۸۷ حدیث نمبر ۹۳۳، مرقاۃ جلد ۳ ص ۱۷، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۳۶، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۰۱، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۱۰، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۳ ص ۱۳۷، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۶۴، ابنِ حبان حدیث نمبر ۲۳۸۸، درمنثور جلد ۵ ص ۲۱۸، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۴۶۔

حسرت سے بھرپور مجلس:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

اَیُّمَا قَوْمٌ جَلَسُوْا فِیْ مَجْلِسٍ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا قَبْلَ اَنْ یَّذْکُرُوا اللّٰہَ وَ یُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ ذٰلِکَ الْمَجْلِسُ عَلَیْھِمْ تُرَّۃً یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ یَعْنِیْ حَسْرَۃً ۵۷

''جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہو کر اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہ) کا ذکر کرنے اور مجھ پر دُرود شریف پڑھنے سے پہلے مجمع برخاست کریں تو یہ مجلس قیامت کے دن اُن کے لئے حسرت کا باعث ہوگی۔ جب دُرود شریف پڑھنے والوں کو بلند درجات ملیں گے تو ایسی مجلسوں والے حسرت کریں گے''۔

بخیل ترین شخص:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ۵۸

''سب اِنسانوں سے بخیل ترین وہ اِنسان ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے۔ ''صلی اللہ علیہ وسلم''۔

---

۵۷ جلاء الافہام ص ۵۳۔ ۵۸ جلاء الافہام ص ۵۲، کنز العمال جلد ۱ ص ۴۸۹، حدیث نمبر ۲۱۴۴، (عن عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک روز میں اپنے گھر سے نکل کر نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ پاک فرمایا:

اَلا اُخبِرُکُم بِاَبخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوا: بَلٰی یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ: مَن ذُکِرتُ عِندَہٗ فَلَم یُصَلِّ عَلَیَّ فَذٰلِکَ اَبخَلُ النَّاسِ [۵۹]

''کیا میں تم کو اِس بات کی خبر نہ دوں کہ سب سے زیادہ بخیل کون شخص ہے؟ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا، جی ہاں، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! فرمایا: جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھے وہ سب سے زیادہ بخیل اِنسان ہے''۔

مُردار کھا کر اُٹھنے والے لوگ:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اجتَمَعَ قَومٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوا عَن غَیرِ ذِکرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا قَامُوا عَن اَنتَنِ جَیفَۃٍ [۶۰]

''جب کوئی گروہ کسی جگہ جمع ہوتا ہے اور اللہ (عزوجل) کا ذکر نہیں کرتا اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف نہیں پڑھتا تو وہ اُٹھتا ہے مگر اِس صورت میں یہ کہ گویا وہ کسی نہایت بدبودار مُردار کو کھا کر اُٹھتا ہے''۔

---

۵۹ جلاء الافہام ص ۵۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۱۰۔ ۶۰ جلاء الافہام ص ۴۱۔

قیامت کے دن رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا قرب:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:۔

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً [۶۱]

''قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ ہوگا جو مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے گا''۔

نیک اعمال کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کو ربُّ العالمین کے فضل وکرم سے جنت ملے گی جبکہ کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والوں کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا قرب بھی نصیب ہوگا۔ ایسا خوش نصیب اُمتی قیامت کے دن سب سے زیادہ آرام سے ہوگا، جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ رہے گا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ہمراہی کا وسیلہ کثرت سے دُرود شریف کا وِرد اور آپ ﷺ کی محبت وپیروی ہے۔

قرب کا وسیلہ:

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ کُلِّ یَوْمِ
الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ
کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ

---

۶۱ مشکوٰۃ حدیث نمبر۹۲۳، مرقاۃ جلد۳ص ۷، مرآۃ جلد۲ص۱۰۰ ترمذی جلد۱ص۱۱۰حدیث نمبر۴۸۴، شرح السنۃ جلد۲ص ۲۸۴، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۸۹، درمنثور جلد۵ص ۲۱۸۔

صَلٰوۃً کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِّنِّیْ مَنْزِلَۃً ۶۲

''ہر جمعۃ (المبارک) کو مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھا کرو کیونکہ اُمّت کا دُرود شریف مجھ پر ہر جمعۃ المبارک میں پیش کیا جاتا ہے جو شخص مجھ پر زیادہ سے زیادہ دُرود شریف پڑھے گا وہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۶۳

''بے شک دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اِس میں سے کچھ اُوپر نہیں چڑھتا جب تک تم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف نہیں پڑھتے''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْحَرَقَ الْحِجَابُ وَاسْتُجِیْبَ الدُّعَاءُ وَاِذَا لَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ یُسْتَجَبِ الدُّعَآءُ ۶۴

---

۶۲ جلاء الافہام ص ۷۳، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۰۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۲۴۹۔

۶۳ جلاء الافہام ص ۲۹، شرح السنۃ جلد۲ ص ۲۷۹۔ ۶۴ جلاء الافہام ص ۱۱، الصلوۃ والسلام علی خیر الانام ص ۱۶، (قاضی محمد سلیمان منصوری غیر مقلد)۔

''جو بھی کوئی دُعا ہے' اُس میں اور آسمان کے درمیان حجاب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب نبی کریم رؤف ورحیم (حضرت) محمد ﷺ پر دُرود شریف بھیجا جاتا ہے تو حجاب اُٹھ جاتا ہے۔ اور یہ دُعا درجۂ قبولیت کو پہنچ جاتی ہے اور اگر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف نہ پڑھا جائے تو دُعا قبولیت کا درجہ نہیں پاتی''۔

دُعا سے پہلے ذکرِ الٰہی اور دُرود شریف:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک مرتبہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا' اُس نے نماز پڑھی اور دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ ''یا الٰہی میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم فرما۔'' تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ

''اے نمازی تو نے بہت جلدی کی ہے''۔

اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ

''جب تو نماز پڑھے تو پھر بیٹھے، تو اللہ (عزوجل) کی تعریف کر، جیسے اُس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر دُرود شریف بھیج، پھر دُعا کر''۔

راوی کہتے ہیں پھر ایک اور شخص آیا اُس نے نماز پڑھی، نماز پڑھنے کے بعد' اللہ (عزوجل) کی حمد وثناء کی جیسے کرنی چاہئے تھی اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں ہدیہ دُرود شریف پیش کیا تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ [۶۵]

''اے نمازی دُعا کر تیری دُعا قبول ہوگی''۔

---

[۶۵] ابوداوٗد جلد۱ص ۲۱۵' ترمذی جلد۲ص ۱۸۵' الترغیب والترہیب جلد۲ص ۸۷' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۸ص ۳۰۸' مجمع الزوائد جلد۱۰ص ۱۵۵' مشکوٰۃ ص ۸۶' نسائی جلد۱ص ۱۸۹' کنز العمال جلد۲ص ۱۲۹' شرح السنۃ جلد۲ص ۲۷۹۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھیں:

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنی پیاری صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہوتو یوں کہو:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ سَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَسَہِّلْ لِّیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ [۶۶]

''اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کے نام سے اور تمام تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے لئے ہیں، یا اللہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحمت اور سلامتی نازل فرما، یا اللہ مجھے بخش دے اور میرے لئے اپنی رَحمت کے دروازے آسان فرمادے''۔

اور فرمایا، جب مسجد سے باہر نکلو تو وَسَہِّلْ لِّیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ کی جگہ اِس طرح کہو: وَسَہِّلْ لِّیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ ''اے اللہ (جَلَّ جلالک) میرے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان فرمادے''۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت دُرود شریف پڑھنا:

اِمام عالی مقام حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی دادی جان خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وہ فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ. نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو اِس طرح پڑھتے''۔

---

[۶۶] ترمذی حدیث نمبر ۳۱۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۱، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲۵۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ [۶۷]

"اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! تو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود و سلام نازل فرما اور اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت کو سکھانے کیلئے اِن کلمات کو پڑھ کر مسجد میں داخل ہوتے۔ (دھیان رہے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں، خطا کرنا تو کیا وہ تو خطا کے اِرادے سے بھی پاک ہیں)۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لاتے تو بھی یہی الفاظ پڑھتے مگر اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ کی بجائے اَبْوَابَ فَضْلِکَ پڑھتے یعنی فضل کے دروازے کھول دے"۔

ستر ہزار ملائکہ صبح وشام دُرود وسلام پیش کرنے آتے ہیں:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

مَا مِنْ فَجْرٍ یَّطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِھِمْ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّیْلِ وَسَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّھَارِ حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْہُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَزِفُّوْنَ [۶۸]

---

[۶۷] القول البدیع ص ۳۶۳، جلاء الافہام ص ۲۱۲۔ [۶۸] ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۴۱، القول البدیع ص ۹۶۔

''جب فجر طلوع ہوتی ہے تو ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبرِ انور کو اپنے پروں میں سمیٹ کر گھیر لیتے ہیں پھر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود (شریف) بھیجتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے رات کو آتے ہیں اور ستر ہزار صبح کے وقت آتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کے دن جب آپ ﷺ کی قبرِ انور کھلے گی تو آپ ﷺ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے''۔

حدیث آمین:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَحْضِرُوْا فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَةَ قَالَ: آمِیْنَ ثُمَّ ارْتَقَی الدَّرَجَةَ الثَّانِیَةَ فَقَالَ: آمِیْنَ، ثُمَّ ارْتَقَی الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: آمِیْنَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا مِنْکَ الْیَوْمَ شَیْئًا مَّا کُنَّا نَسْمَعُهٗ، فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِیْلَ عَرَضَ لِیْ فَقَالَ بُعْدَ مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَهٗ فَقُلْتُ: آمِیْنَ، فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّانِیَةَ قَالَ: بُعْدَ مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ: آمِیْنَ، فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: بُعْدَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْهِ اَلْکِبَرَ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمَّا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: آمِیْنَ [۶۹]

---

[۶۹] مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۶۶، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۵۳، الشعب الایمان للبیہقی حدیث نمبر ۱۵۷۲، جلاء الافہام ص ۷۔

''منبر (شریف) کے پاس آ جاؤ پس ہم منبر (شریف) کے پاس آ گئے' جب آپ (ﷺ) پہلے زینۂ (مبارک) پر تشریف لے گئے تو فرمایا: آمین۔ پھر دوسرے درجہ پر تشریف لے گئے تو فرمایا: آمین۔ پھر تیسرے درجہ پر تشریف لے گئے تو فرمایا: آمین۔ جب فارغ ہو کر منبر (شریف) سے نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم نے آج آپ ﷺ سے ایسی بات سنی ہے جو (اِس سے پہلے) نہیں سنتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (حضرت) جبریل علیہ السلام میرے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: وہ شخص (اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے) دُور ہوا جس نے رمضان (المبارک) کا مہینہ پایا اور اُس کی بخشش نہ ہوئی' میں نے کہا' آمین۔ جب میں دوسرے زینے پر چڑھا تو اُنہوں نے عرض کیا: وہ شخص (رَحمت سے) دُور ہوا جس کے پاس آپ ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اُس نے آپ ﷺ پر دُرود شریف نہ پڑھا' میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے زینے پر چڑھا تو اُنہوں نے عرض کیا: وہ شخص (رَحمت سے) دُور ہوا جس نے ماں باپ (دونوں) یا اُن میں سے ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہوا' میں نے کہا: آمین''۔

حضرت اِمام حاکم علیہ الرحمہ نے مستدرک میں لکھا ہے کہ یہ حدیث شریف صحیح الاسناد ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث شریف میں اَلفاظ اِس طرح ہیں:۔

مَنْ ذُکِرَتْ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْ: آمِیْنَ فَقُلْتُ: آمِیْن ؀۷

''جس کے پاس آپ ﷺ کا ذکر ہوا اور وہ آپ ﷺ پر دُرود شریف نہ بھیجے پس وہ مرنے کے بعد جہنم میں جائے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے اپنی رَحمت سے دُور فرما دے۔ (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا) آپ ﷺ فرمائیں' آمین! (تو آپ ﷺ فرماتے ہیں) میں نے کہا: آمین''۔

؀۷ جلاء الافہام ص ۱۷۔

ناک خاک آلود ہو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَلَهٗ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْکِبَرِ فَلَمْ یُدْخَلَاهُ الْجَنَّةَ [۱]

"اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا تو اُس نے مجھ پر دُرود (شریف) نہ بھیجا اور اُس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس نے رمضان (المبارک) کو پایا پھر وہ (مقدس) مہینہ نکل گیا اور اُس کو بخشش حاصل نہ ہوئی اور اُس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس اُس کے بوڑھے ماں باپ ہوں لیکن وہ اُن کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہو۔ (یعنی اُن کی خدمت بجالا کر جنت حاصل نہ کرے")۔

دُرود شریف پاکیزگی کا ذریعہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ زَکٰوةٌ لَّکُمْ قَالَ: اَسْئَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ قَالَ فَاِمَّا حَدَّثَنَا وَمَا سَاَلْنَا قَالَ: اَلْوَسِیْلَةُ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ [۲]

---

[۱] جامع ترمذی حدیث نمبر ۳۵۴۵، ابن حبان حدیث نمبر ۹۰۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۴، جلاء الافہام ص ۱۶، الادب المفرد حدیث نمبر ۶۴۶، مسند بزار حدیث نمبر ۳۱۶۹۔ [۲] مسند احمد جلد ۲ ص ۳۶۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۲۱۷، جلاء الافہام ص ۱۵۔

''مجھ پر دُرود (شریف) پڑھا کرو، بے شک تمہارا مجھ پر دُرود شریف بھیجنا تمہاری پاکیزگی کا سبب ہے اور میرے لئے وسیلے کا سوال کرو۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ یا تو خود نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اِرشاد پاک فرمایا، یا ہم نے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے وہ صرف ایک شخص کو ملے گا اور مجھے اُمید (بالیقین) ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں''۔

سیارہ فرشتے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا:

اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِذَا مَرُّوْا بِحَلْقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَفْرُغُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰى لِهٰٓؤُلَآءِ يَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ [۳]

''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے فرشتے مقرر ہیں جو ہر جگہ گھومتے رہتے ہیں اور جب وہ ذکر کے حلقہ کی مجلس سے گزرتے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں، بیٹھ جاؤ۔ جب یہ لوگ دُعا کریں گے تو تم اِن کی دُعا پر آمین کہنا اور جب یہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود (شریف) بھیجیں تو تم اِن پر مل کر دُرود شریف بھیجنا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائیں۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں، اِن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے، اِن کی بخشش ہو گئی''۔

۳؎ جلاء الافہام ص ۱۸۔

جب کان میں شاں شاں ہوتو کیا کریں؟

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ
فَلْیَذْکُرْنِیْ وَلْیُصَلِّ عَلَیَّ [۴]

''جب تم میں سے کسی کے کان میں آواز آئے (شاں شاں ہو) تو مجھے یاد کرے اور مجھ پر دُرود شریف پڑھے''۔

اِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ فَلْیَذْکُرْنِیْ وَلْیُصَلِّ
عَلَیَّ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہِ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِخَیْرٍ [۵]

''جب تم میں سے کسی ایک کے کان میں آواز آئے (شاں شاں ہو) تو مجھے یاد کرے اور مجھ پر دُرود شریف بھیجے اور عرض کرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُسے یاد فرمائے جس نے مجھے اچھے انداز میں یاد کیا''۔

بے برکت کام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا:

کُلُّ کَلَامٍ لَّا یُذْکَرُو اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہِ
فَیُبْدَأُ بِہٖ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ ھُوَ اَقْطَعُ
مَمْحُوْقٌ مِّنْ کُلِّ بَرَکَۃٍ [۶]

---

[۴] ابن السنی حدیث نمبر ۱۶۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰ ص ۱۳۸۔ [۵] ابن السنی حدیث نمبر ۱۶۶، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰ ص ۱۳۸، القول البدیع ص ۴۲۳۔ [۶] القول البدیع ۴۵۴، (چھاپہ مدینہ منورہ)، جلاءُ الافہام ص ۲۴۵، کنز العمال حدیث نمبر ۴۱۳۲۰، جلد ۱۵ ص ۳۴۶۔

''ہر وہ کلام جس کا آغاز اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ کے ذکرِ پاک) اور اُس کے بعد مجھ پر دُرود (شریف) سے نہ ہو وہ بے برکت ہوتا ہے اور ہر قسم کی برکت سے کاٹ دیا جاتا ہے''۔

سونے سے پہلے دُرود شریف پڑھنا:

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے مَنْ اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ ثُمَّ قَرَأَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ...
''جو شخص بستر پر آئے اور سورۂ ملک کی تلاوت کرے اور پھر چار بار یہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِحَقِّ کُلِّ اٰیَةٍ اَنْزَلْتَھَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم مِنِّیْ تَحِیَّةً وَّ سَلَامًا [۷۷]

''اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! حل وحرم کے رَب' حرمت والے شہر (مکہ مکرمہ) کے رَب اور رُکن (حجرِ اَسود) کے رَب اور مقامِ (ابراہیم) کے پروردگار مشعرِ حرام کے مالک۔ ہر اُس آیتِ مبارک کے صدقے جو تو نے ماہِ رمضان (المبارک) میں نازل فرمائی۔ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روحِ مبارک پر ہماری طرف سے سلام بھیج''۔

اللہ عزوجل ایسے شخص کیلئے دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں' یَا مُحَمَّدُ اَنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰہِ ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں بن فلاں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام بھیجتا ہے اور رَحمت کی دُعا عرض کرتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: عَلٰی فُلَانٌ ابْنُ فُلَانٍ مِنِّی السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ''اُس فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کی رَحمت اور برکت ہو''۔

---

۷۷ القول البدیع ص ۱۱۱' جلاء الافہام ص ۲۴۴۔

کوئی حاجت پیش آنے کے موقعہ پر دُرود شریف پڑھنا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی مِائَۃَ صَلَاۃٍ حِیْنَ یُصَلِّی الصُّبْحَ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ عَجَّلَ لَہٗ مِنْھَا ثَلَاثِیْنَ حَاجَۃً وَّاَخَّرَلَہٗ سَبْعِیْنَ وَفِی الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِکَ

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد گفتگو کرنے سے پہلے مجھ پر ایک سو مرتبہ دُرود (شریف) پڑھے تو اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) اُس کی سو حاجات پوری فرماتا ہے۔ اُن میں سے تیس حاجات فوری طور پر پوری فرماتا ہے اور ستر حاجات کو مؤخر فرماتا ہے اور مغرب کے وقت بھی اِسی طرح ہے''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف کس طرح ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ ۷۸؎

''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) اور اُس کے فرشتے نبی (یعنی غیب کی خبر بتانے والے) صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود (شریف) بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود (شریف) اور سلام خوب خوب بھیجو۔ اے اللہ (عزّوجلّ) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت فرما''۔

۷۸؎ جلاءُ الافہام ص ۲۳۹۔

کسی چیز کے بھولنے پر دُرود شریف پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تُذَکِّرُوْہُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ ۷۹

''جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر دُرود (شریف) پڑھو، اِنشاء اللہ وہ (چیز) تمہیں یاد آجائے گی''۔

کتاب میں اِسم پاک کے ساتھ دُرود شریف لکھنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَّمْ تَزَلِ الصَّلٰوۃَ جَارِیَۃٌ لَّہٗ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ ۸۰

''جو شخص کسی کتاب میں (میرا نام پاک لکھتے وقت) دُرود (شریف) بھیجے (لکھے) تو اُس کا ثواب اُس کیلئے اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک میرا نام (مبارک) اُس کتاب میں رہے گا''۔

---

۷۹ جلاءُ الافہام ص ۳۲۹۔ ۸۰ القول البدیع ص ۴۲۷۔

محفلِ دعوت یا بازار میں جاتے وقت دُرود شریف پڑھنا:

حضرت ابن ابی حاتم علیہ الرحمہ نے اپنی سند سے حضرت ابو وائل علیہ الرحمہ سے روایت کیا، فرماتے ہیں،

مَارَاَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ جَلَسَ فِیْ مَأْدُبَۃٍ وَلَا جَنَازَۃٍ وَّلَاغَیْرَ ذٰلِکَ فَیَقُوْمُ حَتّٰی یَحْمَدَ اللّٰہَ وَ یُثْنِیْ عَلَیْہِ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَیَدْعُوْ بِدَعْوَاتٍ وَاِنْ کَانَ یَخْرُجُ اِلَی السُّوْقِ فَیَاْتِیْ اَغْفَلَھَا مَکَانًا فَیَجْلِسُ فَیَحْمَدُ اللّٰہَ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَیَدْعُوْ بِدَعْوَاتٍ [81]

"میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جس محفلِ دعوت یا جنازہ وغیرہ میں دیکھا تو اِس طرح دیکھا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد و ثناء فرماتے اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود (شریف) پڑھتے۔ پھر دُعائیں کرتے اگر بازار کی طرف تشریف لے جاتے تو سب سے زیادہ غافل کرنے والے مقام میں جا کر بیٹھتے اور اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کرتے دُرود (شریف) پڑھتے اور پھر دُعائیں کرتے"۔

[81] جلاءُ الافہام ص ۲۲۴۔

اپنی مجالس کو دُرود شریف سے مزیّن کریں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ۸۲

''اپنی مجالس کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود (شریف) کے ذریعے زینت دو''۔

مسجد کو دیکھ کر دُرود شریف پڑھنا:

اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

اِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسْجِدِ فَصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ۸۳

''جب کسی مسجد کے پاس سے گزرو تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود (شریف) پڑھو''۔

مانگو دیئے جاؤ گے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ ﷺ وَاَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَءْ تُ بِالثَّنَآءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ سَلْ تُعْطَہٗ سَلْ تُعْطَہٗ ۸۴

---

۸۲ جلاءُ الافہام ۲۲۵۔ ۸۳ جلاءُ الافہام ص ۲۲۸۔ ۸۴ شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۶۸، ترمذی حدیث نمبر ۵۹۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۳۱، مسند احمد جلد۲ ص ۳۸۶، مرقاۃ جلد۳ ص ۱۵، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۱۵۶، کنز العمال حدیث نمبر ۵۰۸۸، ۳۷۱۹۶۔

''میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اور (حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق، خلیفۂ بلافصل، خلیفۂ اوّل، خلیفۂ رسول رضی اللہ عنہ) اور (مرادِ رسول، مُحدَّثِ اُمّت حضرت سیّدنا) عمر (بن خطاب رضی اللہ عنہ) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ (یعنی یہ دو عظیم و بزرگ شخصیات نماز سے فارغ ہو کر تشریف فرما تھے اور میں نوافل پڑھ رہا تھا) جب میں بیٹھا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہُ الکریم) کی حمد وثناء بیان کی پھر نبی کریم رؤف ورحیم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دُعا کی تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مانگو دیئے جاؤ گے، مانگو دیئے جاؤ گے''۔

ایک اور روایت میں ہے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

لَقِیَنِیْ جِبْرِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ
یَقُوْلُ لَکَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَاۃً
صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ
عَلَیْہِ فَسَجَدْتُّ لِذٰلِکَ ۸۵

''(حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھ سے ملاقات کی اور اِس بات کی بشارت دی کہ اللہ (عزوجل) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِرشاد مبارک فرماتا ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجے گا میں اُس پر دُرود بھیجوں گا اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے گا میں اُس پر سلام کروں گا (رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تو میں نے اِس (اِنعامِ اِلٰہی) پر سجدۂ (شکر) اَدا فرمایا ہے''۔

۸۵ جلاءُ الافہام ص ۳۱، مستدرک حاکم جلد ا ص ۷۳۵، حدیث نمبر ۲۰۵۰۔

دُرود شریف گناہوں کا کفّارہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کَفَّارَۃٌ لَّکُمْ فَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ ۸۶

''مجھ پر دُرود شریف پڑھا کرو مجھ پر دُرود شریف پڑھنے سے تمہارے گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے اور جو شخص مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس پر دُرود شریف بھیجتا ہے''۔

جنت کا راستہ بھول گیا:

(۱) اِمام عالی مقام حضرت سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَخَطَأَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ ۸۷

''جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر دُرود شریف پڑھنا بھول گیا تو (ایسا ہے کہ گویا وہ) جنت کا راستہ بھول گیا''۔

---

۸۶ جلاءُ الافہام ص ۲۵۔ ۸۷ جلاءُ الافہام ص ۳۸، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۰۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۳ ص ۱۲۸ حدیث نمبر ۲۸۸۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۰۹۔ ۲۲۰۸، مجمع الزوائد جلد۱ ص ۱۳۷، جلد۱۰ ص ۱۶۴۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّةِ ۸۸

''جس شخص کو میرا نام (لینے یا سننے کے وقت) دُرود شریف پڑھنا یاد نہ رہا، اُس نے جنت کا راستہ بھلا دیا''۔

شرح السنۃ میں فَلْیُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکَثِّرَ کے اَلفاظ ہیں اَیسے ہی ابنِ ماجہ میں اور مسندِ احمد میں بھی ہیں۔

ملاقات کے وقت دُرود شریف پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ یَسْتَقْبِلُ
اَحَدُھُمَا الْاٰخَرُ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ
ﷺ اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یُغْفَرَلَھُمَا
ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھَا وَمَا تَأَخَّرَ ۸۹

''جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں تو اُس وقت دونوں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھتے ہیں تو اُن کے جدا ہونے سے پیشتر اُن کے گذشتہ و آئندہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔

---

۸۸ جلاء الافہام ص ۵۱، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۶۰، جلد ا ص ۴۹۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۰۸۔
۸۹ جلاءُ الافہام ص ۲۵، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۰۹۔

صبح وشام دُرود شریف:

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ کِتَابٍ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلآئِکَۃُ غُدْوَۃً وَّ رَوَاحًا مَّا دَامَ اسْمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ [۹۰]

''جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اِسم مبارک کے ساتھ کسی کتاب میں دُرود شریف لکھتا ہے جب تک آپ ﷺ کا اِسم مبارک کتاب میں درج رہے گا فرشتے صبح وشام آتے جاتے اُس (لکھنے والے) پر دُرود شریف بھیجتے رہیں گے''۔

صدقہ کا بدل دُرود شریف:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

اَیُّمَا رَجُلٌ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَآئِہٖ. ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. فَاِنَّہٗ لَہٗ زَکَاۃٌ [۹۱]

''جس شخص کے پاس صدقہ کیلئے کچھ نہ ہو، وہ یہ (محولہ بالا) دُرود شریف پڑھے تو یہ اُس کیلئے صدقہ وزکوۃ کا بدل ہوگا''۔

---

۹۰ جلاء الافہام ص ۵۱۔ ۹۱ الادب المفرد حدیث نمبر ۶۴، مسند ابویعلیٰ حدیث نمبر ۱۳۹۷، ابن حبان حدیث نمبر ۹۰۳، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۶۷، جلاء الافہام ص ۲۴۳۔

وُضو کرنے کے بعد دُرود شریف:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنْ طُھُوْرِہٖ فَلْیَقُلْ** "جب کوئی شخص وُضو کرنے کے بعد فارغ ہو تو یہ کلمات پڑھے"۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

لِیُصَلِّ عَلَیَّ. "پھر مجھ پر دُرود شریف پڑھے"۔

فَاِذَا قَالَ ذَالِکَ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ. ۹۲

"جب اِس طرح (پڑھے گا) کہے گا تو اُس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"۔

دُرود شریف نہ پڑھنے والا جفا کرتا ہے:

جو شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرے یا جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف نہ پڑھے، اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جفا کی اور کسی مسلمان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جفا کرنا جائز نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَالرَّجُلِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ ۹۳

"یہ جفا (بے وفائی) ہے کہ کسی شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرود شریف نہ بھیجے"۔

---

۹۲ القول البدیع ص ۳۴۲ (چھاپہ مدینہ منورہ)، جلاءُ الافہام ص ۲۳۷ (چھاپہ بیروت)۔

۹۳ جلاءُ الافہام ص ۲۲۰، القول البدیع ص ۳۰۰۔

صفا اور مروہ پر دُرود شریف پڑھنا:

حضرت وہب بن اجرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے مکہ مکرمہ میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران لوگوں سے یہ کہتے ہوئے سُنا:

اِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ حَاجًّا فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّ لْيُصَلِّ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ، ثُمَّ يَبْدَأُ بِالصَّفَا فَيَقُوْمُ عَلَيْهَا وَ يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ فَيُكَبِّرُ سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيْرَتَيْنِ حَمْدًا لِلّٰهِ عزوجل وَ ثَنَاءً عَلَيْهِ وَصَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَسْاَلُهُ لِنَفْسِهٖ وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ. [۹۴]

''جب تم میں سے کوئی شخص حج کرنے کے لئے آئے تو پہلے خانہ کعبہ (بیت اللہ شریف) کا سات مرتبہ طواف کرے (سات چکر لگائے) پھر مقام ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس دو نفل (واجب الطّواف) اَدا کرے پھر حجر اَسود کو بوسہ دے (اِستلام کرے) پھر صفا سے سعی کا آغاز کرے اور صفا پر کھڑا ہو اور اُس کا رُخ قبلہ شریف کی طرف ہو پھر سات تکبیریں کہے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی حمد وثناء کرے اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے اور اپنی ذات کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی بارگاہِ اَقدس میں اِلتجا و دُعا کرے اور اِسی طرح مروہ میں بھی کرے''۔

---

[۹۴] القول البدیع ص ۳۹۶، جلاءُ الافہام ص ۲۱۳، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۹۴۔

بیدار ہونے پر دُرود شریف:

حضرت اِمام نسائی علیہ الرحمہ اپنی سنن کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل فرماتے ہیں:

یَضْحَکُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی رَجُلَیْنِ رَجُلٌ لَقِیَ الْعَدُوَّ وَھُوَ عَلٰی فَرَسٍ مِّنْ اَمْثَلِ خَیْلِ اَصْحَابِہٖ فَانْھَزَمُوْا وَثَبَتَ فَاِنْ قُتِلَ اُسْتُشْھِدَ، وَاِنْ بَقِیَ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَرَجُلٌ قَامَ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ لَا یَعْلَمُ بِہٖ اَحَدٌ فَتَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰہَ وَ مَجَدَہٗ وَ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا عَبْدِیْ قَآئِمًا لَّا یَرَاہُ اَحَدٌ غَیْرِیْ [95]

’’اللہ (عزوجل) دولوگوں سے بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک وہ جو دُشمن کے مقابلے میں آئے اور وہ اُس وقت اپنے سب ساتھیوں کے مقابلے میں سب سے عمدہ گھوڑے پر سوار ہو۔ اُس کے ساتھی بھاگ جائیں اور یہ ثابت قدم رہے پھر یہ شہید ہوجائے یا زندہ رہے۔ اللہ (عزوجل) اُس سے خوش ہوتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو رات کو ایسے وقت اُٹھے جب کسی کو اُس کے اُٹھنے کا پتا نہ چل سکے پھر اَچھی طرح وُضو کرے اور اللہ (عزوجل) کی حمد وثناء کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجے اور قرآنِ مجید کی تلاوت کرے۔ اِس سے بھی اللہ (عزوجل) بہت خوش ہوتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے: ’’میرے اِس بندے کی طرف دیکھو، یہ نماز پڑھ رہا ہے حالانکہ اِسے میرے علاوہ کوئی اور نہیں دیکھ رہا‘‘۔

---

95 جلاءُ الافہام ص ۲۲۵، عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۸۶۷، ابن السنی حدیث نمبر ۶۳ ۷، القول البدیع ص ۳۶۰۔

روضۂ انور پر حاضری کے وقت دُرود شریف پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن دینار علیہ الرحمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡھُمَا یَقِفُ عَلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ فَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَیَدْ عُوْلاَ بِیْ بَکْرٍوَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡھُمَا ۹۶

''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس کھڑے ہوئے پھر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف بھیجا پھر حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیلئے دُعا کا تحفہ پیش کیا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ معمول تھا:

اَنَّہٗ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ صَلّٰی سَجْدَ تَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ یَاْ تِیْ النَّبِیَّ ﷺ فَیَضَعُ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَیَسْتَبْدِ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍوَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡھُمَا. ۹۷

''جب بھی وہ سفر سے لوٹتے تو مسجد میں دو رکعت نماز اَدا کرتے پھر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوتے' آپ ﷺ کی قبرِ انور پر اپنا دایاں ہاتھ رکھتے' پشت اُن کی قبلہ شریف کی طرف ہوتی پھر آپ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے' بعد ازیں حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور نذرانہ سلام پیش کرتے''۔

۹۶ القول البدیع ص ۴۰۱۔ ۹۷ القول البدیع ص ۴۱۲۔

دُعائے حاجت سے پہلے دُرود شریف پڑھیں:

حضرت عبداللہ بن اَوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهُ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلَى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّاءَ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ اللّٰهَ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لِيَقُلْ ۹۸

''جس کسی کو اللہ (تبارک وتعالیٰ مالک الملک) سے کوئی حاجت ہو یا اِنسانوں میں سے کسی اِنسان سے متعلق کوئی حاجت ہوتو وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز (برائے حاجت) پڑھے پھر اللہ (رَبُّ العزت) کی حمد وثناء کرے اور مجھ نبی (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف پڑھے اور دُعا کرے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ثُمَّ اَسْأَلُكَ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

۹۸ جلاء الافہام ص ۴۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۲۷، ترمذی حدیث نمبر ۴۷۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۴، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۲۰ باختلاف الفاظ۔

''کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ (عزوجل) کے وہ حلم اور کرم والا ہے پاک ہے اللہ (جل جلالہٗ) جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (الٰہی میں تجھ سے) سوال کرتا ہوں اُن باتوں کا جو تیری رَحمت کا سبب ہوں اور تیری مغفرت کو لازم کردیں ہر نیکی کو غنیمت اور ہر گناہ سے بچاؤ۔ الٰہی میرے لئے کوئی گناہ باقی نہ رہے مگر تو اُسے بخش دے اور نہ کوئی غم مگر اُس کو دُور فرما دے اور نہ کوئی حاجت مگر تو اُسے پورا فرما دے۔ یاارحم الراحمین''۔

قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہوں گے:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَهَبَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ عِنْدَ الْاِسْتِغْفَارِ فَمَنِ اسْتَغْفَرَ نِيَّةً صَادِقَةً غُفِرَلَهٗ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَجَعَ مِيْزَانُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيْعَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [99]

''جب تم اِستغفار کرتے ہو تو اللہ (جل جلالہٗ) تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ پس جو شخص سچے دِل سے معافی چاہے گا اُس کے گناہ معاف کئے جائیں گے اور جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا وِرد کرے گا۔ اُس کا پلہ (قیامت کے دن) بھاری ہوگا اور جو مجھ پر دُرود شریف پڑھے گا۔ میں قیامت کے دن اُس کا شفیع ہوں گا''۔

99 جلاء الافہام ص ۵۳' کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۲۶۹' جلد ۱۶ ص ۲۲۹۔

دُرود شریف پڑھنے والے کے لئے دُعائے مغفرت:

اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَکٌ حَتّٰی یَجِیْئَ بِھَا وَجْہَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذْھَبُوْا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ یَسْتَغْفِرُ لِصَاحِبِھَا وَتَقَرُّبُھَا عَیْنُہٗ [۱۰۰]

"نہیں کوئی بندہ جو مجھ پر دُرود شریف پڑھے مگر یہ کہ ایک فرشتہ اُس کو اللہ (عزوجل) کی بارگاہ (بے کس پناہ) میں لے جائے، اللہ (عزوجل) اِرشاد فرمائے گا کہ یہ (تحفہ) میرے (محبوب) بندے (یعنی رسولِ کریم ﷺ) کی قبر (اَنور) پر لے جاؤ تاکہ وہ (دُرود شریف) پڑھنے والے کے لئے دُعائے مغفرت کرے اور اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا:

یَا زَیْدَ بْنَ وَھْبٍ لَا تَدَعْ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اَنْ تُصَلِّیَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَلْفَ مَرَّۃٍ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ [۱۰۱]

---

[۱۰۰] جلاء الافہام ص ۵۴۔ [۱۰۱] جلاء الافہام ص ۳۷۔

''اے زید بن وہب رضی اللہ عنہ جب جمعۃ المبارک کا دن آئے تو جمعۃ المبارک کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنا نہ بھولنا اور یوں کہنا: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ** ''۔

عبرتناک واقعہ:

حضرت علامہ سخاوی علیہ الرحمہ نے **القول البدیع** میں ایک بہت ہی عبرتناک واقعہ لکھا ہے: وہ حضرت احمد بن محمد بن عمر یمانی علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہیں:۔

کُنْتُ بِصَنْعَآءَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا وَّالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا؟ قَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ کَانَ یَوْمَ بِنَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ وَکَانَ حُسْنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ فَلَمَّا بَلَغَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ قَرَأَ یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِیِّ! فَخَرِسَ وَجَذِمَ وَبَرِصَ وَعَمِیَ وَاَقْعَدَ، فَھٰذَا مَکَانُہٗ [۱۰۲]

''میں صنعاء میں تھا میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے گرد لوگوں کا مجمع لگا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ شخص بڑی اچھی آواز سے قرآنِ مجید پڑھنے والا تھا۔ قرآنِ مجید پڑھتے ہوئے جب اِس آیت کریمہ **اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ** ط پر پہنچا تو **یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ** کی بجائے **یُصَلُّوْنَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِیِّ** پڑھ دیا۔ جس کا ترجمہ ہوا کہ ''اللہ (عزوجل) اور اُس کے فرشتے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) پر دُرود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں''۔ اِس کے پڑھتے ہی گونگا ہو گیا' برص اور جذام یعنی کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اندھا اور اپاہج ہو گیا''۔

۱۰۲؎ القول البدیع ص ۸۷۔

صلی اللہ علیک یا محمد پڑھنا:

حضرت علامہ حافظ محمد بن عبدالرحمان سخاوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ یہ بات حضرت حافظ ابوموسیٰ مدینی علیہ الرحمہ وغیرہ نے ذکر کی ہے۔ اُنہوں نے حضرت عبدالغنی بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسماعیل بن احمد بن اسماعیل علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں' مجھے حضرت ابوبکر محمد بن عمر علیہ الرحمہ نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس تھا کہ (شیخ المشائخ حضرت شیخ) ابوبکر شبلی (علیہ الرحمہ) تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر بن مجاہد علیہ الرحمہ اُن کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اُن سے معانقہ کیا اور اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں' میں نے اُن سے پوچھا: **يَا سَيِّدِىْ اَتَفْعَلُ بِالشِّبْلِىْ هٰكَذَا وَاَنْتَ وَجَمِيْعُ مِنْ بَغْدَادِ يَتَصَوَّرُوْنَ اَوْ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ مَجْنُوْنٌ** "اے میرے سردار! آپ (حضرت شیخ) شبلی (علیہ الرحمہ) کے ساتھ اِس طرح (مہربانی) فرما رہے ہیں اور حالانکہ آپ اور تمام اہل بغداد خیال کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں۔
حضرت ابوبکر بن مجاہد علیہ الرحمہ نے فرمایا:

فَعَلْتُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ بِهٖ
وَذٰلِكَ اِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمَنَامِ
قَدْ اَقْبَلَ الشِّبْلِىَّ فَقَامَ اِلَيْهِ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

"میں نے اِن سے ایسا اس لئے کیا ہے کہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ میں نے خواب میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے' تو دیکھا کہ حضرت شیخ ابوبکر شبلی علیہ الرحمہ آپ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے ہیں تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ (کمال شفقت فرماتے ہوئے) کھڑے ہوئے اور اِن کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ تو میں نے

عرض کیا 'یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتفعَلُ ھٰذَا بِالشِّبلِیْ؟' ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ (حضرت شیخ) شبلی (علیہ الرحمہ) سے یہ معاملہ فرماتے ہیں''؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ نماز کے بعد یہ آیتِ مبارک پڑھتے ہیں۔

لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (التوبہ:۱۲۸) ''بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے عظیم رسول تشریف لائے۔ جو بات تمہیں مشقت میں ڈالے وہ اُن پر گراں گزرتی ہے۔ آپ (ﷺ) تم پر (ایمان کے معاملہ میں) حریص اور مومنوں پر بہت بہت مہربان اور رحم فرمانے والے ہیں''۔ اِس کے بعد مجھ پر دُرود شریف پڑھتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے یہ جب بھی کوئی فرض نماز پڑھتے ہیں اُس کے بعد لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ ○ پڑھتے ہیں اور یَقُوْلُ ثَلَاثٌ مَرَّاتٍ ''تین مرتبہ پڑھتے ہیں''

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَامُحَمَّدُ

کہتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، جب حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمہ میرے پاس آئے تو میں نے پوچھا کہ وہ نماز کے بعد کون ساذکر کرتے ہیں تو اُنہوں نے اِس کی مثل بیان کیا ہے۔ ۱۰۳؎ اہلحدیث کے اِمام ابن تیمیہ صاحب کے شاگرد اہلحدیث کے معتبر عالم ابن قیم الجوزی صاحب نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں اِس کو نقل کیا ہے ابن قیم الجوزی کا سن وصال ۷۵۱ھ ہے جبکہ علامہ سخاوی کا سن وصال ۹۰۲ھ ہے۔

۱۰۳؎ القول البدیع ص ۳۴۶، جلاء الافہام ص ۲۴۱، الصلوٰۃ والسلام علٰی خیر الانام ص نمبر ۲۵۸، از قاضی محمد سلیمان منصور پوری اہلحدیث، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان، فضائل دُرود شریف حصہ تبلیغی نصاب دیوبندی ص ۱۱۰ واقعہ نمبر ۴۲ (چھاپہ تاج کمپنی کراچی)۔

دیو بندی تبلیغی جماعت رائے ونڈ کے اِمام محمد زکریا سہارنپوری صاحب نے اپنی کتاب تبلیغی نصاب کے حصّہ فضائل دُرود شریف میں علامہ سخاوی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے محولہ بالا واقعہ کو نقل کیا ہے۔

اَب حالات و واقعات اَیسے ہیں' دونوں مسالک (اہلحدیث اور دیو بندی) کے لوگ **صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ** پڑھنا شرک سمجھتے ہیں اور پڑھنے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔ اَب سوچنے والی بات یہ ہے کہ اگر یہ پڑھنا شرک ہے تو جو لوگ پہلے پڑھتے تھے جن کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت وشفقت نصیب ہوتی تھی۔ یا جنہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ شرک کا فتویٰ لگانے والوں نے کبھی آنکھیں کھول کر اُن کا مطالعہ بھی کیا ہے۔ دیو بندی تبلیغی جماعت رائے ونڈ کے سربراہ محمد زکریا سہارنپوری صاحب تو اپنی کتاب فضائل دُرود شریف میں یہ بھی لکھتے ہیں۔ "اِس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ دُرود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ** وغیرہ کے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰه

اِسی طرح اخیر تک **السلام** کے ساتھ **الصلوٰۃ** بھی بڑھاوے تو زیادہ اچھا ہے"۔ [۱۰۴]

[۱۰۴] فضائل دُرود شریف ص ۲۵ چھاپہ تاج کمپنی لاہور۔

حضرت اِمام نووی علیہ الرحمہ اِرشاد فرماتے ہیں:

اِذَا صَلّٰی عَلَی النَّبِیّ فَلْیَجْمَعْ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ فَلَا یَقْتَصِرُ عَلٰی اَحَدِھِمَا فَلَا یَقُوْلُ فَقَطْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَا عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَطْ وَھٰذَا الَّذِیْ مُنْتَزّعٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ الْکَرِیْمَۃِ وَھِیَ قَوْلُہٗ (یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا) فَالْاَوْلٰی اَنْ یُّقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ۱۰۵؎

''جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھو تو صلاۃ وسلام ایک ساتھ بھیجنا چاہیے صرف صلی اللہ علیہ یا علیہ السلام نہ کہے اِس آیتِ کریمہ میں بھی دونوں کا حکم ہے پس کم از کم یہ ہے کہ یوں کہا جائے صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما''۔

واقعہ خواجہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ:

شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی مشہور زمانہ مستند کتاب اخبار الاخیار شریف ۱۰۶؎ میں لکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہُ العزیز کے متعلق لکھتے ہیں:۔نقل است کہ اُو ہر شب سہ ہزار بار دُرود گفتے آنگاہ خفتے مگر ہمدران ایام زنے را نکاح کردہ بود۔ وسہ شب این ورد ازو فوت شد مردی بود رئیس نام پیغمبر ﷺ

۱۰۵؎ ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۴۱۔ ۱۰۶؎ جس کے بارے میں دیوبندی مکتبِ فکر کے عالم محمد رضی عثمانی لکھتے ہیں: ''اخبار الاخیار'' حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کے علمی اور وسعتِ مطالعہ کی بہترین آئینہ دار کتاب ہے۔ آپ نے جو کچھ لکھا پوری تحقیق اور تنقید کے ساتھ لکھا اور کہیں بھی عقیدت کے ہاتھوں حقیقت کو مجروح نہیں ہونے دیا۔ اُصولِ اسناد کا اِستعمال شیخ نے نہایت سختی سے کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِس کتاب کو جو مقبولیت عطا ہوئی وہ مقبولیت کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں ہوئی''۔ (من وعن)۔

رادر خواب دید کہ می فرماید بختیار کاکی را سلام برساں و بگو ہر شب تحفۂ کہ برمن می فرستادی سہ شب ست کہ نرسیدہ است۔ ۱۰۷؎ ''حکایت ہے کہ آپ ہر رات تین ہزار بار دُرود شریف پڑھنے کے بعد آرام کیا کرتے تھے۔اُسی زمانہ میں آپ نے شادی کی جس کی وجہ سے تین رات دُرود شریف نہ پڑھ سکے۔ایک شخص جس کا نام رئیس تھا' اُسے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی' آپ ﷺ نے فرمایا: قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کو ہمارا سلام فرمانا اور سلام کے بعد فرمانا کہ وہ ہر رات تین ہزار دفعہ دُرود شریف کا تحفہ ہماری جناب میں بھیجا کرتے تھے' وہ تین راتوں سے ہمارے پاس نہیں پہنچا''۔ یہ آپ ﷺ کی شفقت اور رحمت ہے کہ لوگوں کی طرف سے ہدیہ دُرود وسلام قبول فرماتے ہیں اور یہ آپ ﷺ کی نگاہِ کرم ہے کہ دُرود شریف بھیجنے والوں کو جانتے بھی ہیں۔

دُعاؤں کی قبولیت:

برکتِ مصطفیٰ فی الہند شیخ محقق شیخ المحد ثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب اخبار الاخیار میں سلطان الاولیاء حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ محترمہ حضرت بی بی زُلیخا علیہا الرحمہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر والدہ مراحاجتی بودی پانصد بار صلوٰۃ گفتی و دامن مبارک خود پیش داشتی حاجت خواہستی ہمچناں شدی کہ خواستی ۱۰۸؎ ''اگر میری والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کو اُن کی زندگی میں کوئی حاجت ومراد ہوتی اور کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ پانچ سو بار دُرود شریف پڑھ کر اپنا دامن پھیلا کر دُعا مانگتیں اور جو چاہتی تھیں پورا ہوجاتا تھا''۔

حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اپنی والدہ محترمہ علیہا الرحمہ کے وصال کے بعد میری خود یہ حالت تھی کہ حاجتی کہ مرا باشد پیش خاک والدہ خود عرضہ دارم غالب آن باشد کہ ہم در ہفتہ کفایت شدوکم باشد کہ تا ماہی بکفایت

۱۰۷؎ اخبار الاخیار ص ۲۵ (فارسی) چھاپہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر (پاکستان)۔ ۱۰۸؎ اخبار الاخیار ص ۲۹۷۔

برسد ۱۰۹؎ ''جب مجھے کوئی حاجت ہوتی تو میں اپنی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے مزار شریف پر جا کر عرض کرتا' تو میرا کام تقریباً ایک ہفتہ کے اَندر اَندر ہی پورا ہو جاتا اور اَیسا بہت کم ہوا کہ پورا ہونے میں ایک مہینہ لگے''۔

دُرود شریف کی برکت سے بخشش:

ایک صاحبِ ایمان خوش نصیب شخص نے حضرت ابوحفص کاغذی علیہ الرحمہ کو اُن کے وصال کے بعد خواب میں دیکھا' یہ بہت بڑے بزرگ تھے۔ میں نے اُن سے پوچھا' (اے شیخ) مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے آپ کے ساتھ کیا سلوکِ (شفقت) فرمایا؟ تو حضرت ابوحفص کاغذی علیہ الرحمہ نے فرمایا: رَحِمَنِیْ وَ غَفَرَلِیْ وَاَدْخَلَنِیَ الْجَنَّۃَ. (اللہ ربُّ العزّت نے) مجھ پر رحم فرمایا' میری بخشش فرمادی اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔'' اُنہوں نے عرض کیا' یہ کرم کس وجہ سے ہوا؟ اُنہوں نے فرمایا:

لَمَّا وَقَفْتُ بَیْنَ یَدَیْہِ اَمَرَ الْمَلاَ ئِکَۃَ فَحَسَبُوْا ذُنُوْبِیْ وَحَسَبُوْا صَلاَ تِیْ عَلَی الْمُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدُوْھَا اَکْثَرَ فَقَالَ لَھُمُ الْمَوْلٰی جَلَّتْ قُدْرَتُہٗ: حَسْبُکُمْ یَا مَلاَ ئِکَتِیْ لاَ تُحَاسِبُوْہُ وَاذْھَبُوْا بِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ ۱۱۰؎

''جب میری پیشی ہوئی تو (رَبِّ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے) فرشتوں کو (حساب کیلئے) حکم ہوا تو فرشتوں نے میرے گناہوں کا حساب کیا اور وہ دُرود شریف جو میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اَقدس میں پیش کیا ہوا تھا اُس کا حساب بھی ہوا تو دُرود شریف بڑھ گیا۔ تو میرے مولا کریم رؤف

۱۰۹؎ اخبار الاخیار ص ۲۹۷۔ ۱۱۰؎ القول البدیع ص ۲۵۵' فضائل دُرود شریف حکایت نمبر ۱۹ (تبلیغی نصاب دیوبندی رائے ونڈ)۔

ورحیم جَلَّ مجدہٗ الکریم نے فرمایا: اے فرشتو! بس بس اَب آگے حساب نہ کرو اور اِس کو میری جنت میں لے جاؤ''۔

حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا اُمتی اور دُرود شریف:

حضرت علامہ سخاوی علیہ الرحمہ **القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع** صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض تواریخ سے نقل فرماتے ہیں:

اِنَّہٗ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَبْدٌ مُسْرِفٌ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّامَاتَ رَمَوْابِہٖ فَاَوْحَی اللّٰہُ لِنَبِیِّہٖ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنْ غَسِّلْہُ وَ صَلِّ عَلَیْہِ ،فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ قَالَ یَارَبِّ! وَ بِمَ ذٰلِکَ؟ قَالَ: اِنَّہٗ فَتَحَ التَّوْرَاۃَ یَوْمًا فَوَجَدَ فِیْھَا اِسْمَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰی عَلَیْہِ ،وَ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ بِذٰلِکَ [1]

''بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گنہگار تھا، جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اُس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ (عزوجل) نے (حضرت سیّدنا) موسیٰ (کلیم اللہ وعلیٰ نبینا علیہما الصلوٰۃ والسلام) پر وحی بھیجی کہ اُس شخص کو غُسل دے کر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ میں نے اُس شخص کی بخشش فرمادی ہے۔ (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) نے بارگاہِ خُداوندی میں گزارش کی یا اللہ (جل جلالہ) یہ کیسے ہوگیا؟ تو رَبِّ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا: اے پیارے موسیٰ (کلیم اللہ وعلیٰ نبینا علیہما الصلوٰۃ والسلام) اِس نے ایک دفعہ تورات شریف کو کھولا تھا، اُس میں (میرے پیارے محبوب، اِمام الانبیاء، خاتم النبیین) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام (پاک) دیکھا تھا تو اُس نے اُن پر دُرود (شریف) پڑھا تھا تو میں نے اُس دُرود شریف پڑھنے کی وجہ سے اُس شخص کی بخشش فرمادی''۔

---

[1] القول البدیع ص ۲۵۵، چھاپہ مدینہ منورہ، فضائلِ دُرود شریف حکایت نمبر ۲۰۔

جنت میں جانے کا نسخہ:

حضرت ابو الحسن بغدادی دارمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابوعبداللہ بن حامد علیہ الرحمہ کو اُن کے وصال کے بعد کئی مرتبہ خواب میں دیکھا تو اُن سے پوچھا کہ وصال کے بعد آپ پر کیا گذری؟ تو اُنہوں نے فرمایا: **غَفَرَلِیْ وَرَحِمَنِیْ.** ''(اللہ کریم نے) مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحمت فرمائی''۔ حضرت ابوالحسن بغدادی دارمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں نے اُن سے پوچھا کہ مجھے کوئی اَیسا عمل بتائیں جس (کی برکت سے) میں سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں تو اُنہوں نے فرمایا: **صَلِّ اَلْفَ رَکْعَةٍ تَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ اَلْفَ مَرَّةٍ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ''** یعنی ایک ہزار رکعت نفل پڑھو اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ **''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ''** پڑھو۔ حضرت ابوالحسن بغدادی دارمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، **لَا اُطِیْقُ ذٰلِکَ.** ''میں اِس کی طاقت نہیں رکھتا''۔ تو اُنہوں نے مجھے فرمایا: پھر اَیسے کرو، **فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ** ﷺ **اَلْفَ مَرَّةٍ کُلَّ لَیْلَةٍ** [۱۱۲] ''پھر تم حضرت محمد مصطفیٰ نبی کریم ﷺ پر ہر رات میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا کرو''۔ حضرت اِمام ابوالحسن بغدادی دارمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اَپنا معمول بنالیا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو بکر شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے، فرماتے ہیں، **مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ جِیْرَانِیْ، فَرَاَیْتُهٗ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَافَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟** ''میرے پڑوس میں ایک شخص فوت ہو گیا، میں نے اُس کو خواب میں دیکھا تو میں نے اُس سے پوچھا، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے تیرے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ **فَقَالَ یَاشِبْلِیُّ اِمَرَّتْ بِیْ اَهْوَالٌ عَظِیْمَةٌ وَ ذٰلِکَ اَنَّهٗ اُرْتُجَّ عَلَیَّ عِنْدَ السُّؤَالِ.** ''اُس نے عرض کیا، اے (شیخ) شبلی (رحمہ اللہ تعالیٰ)

---

۱۱۲ القول البدیع ص ۲۴۵ (چھاپہ مدینہ منورہ)۔ تبلیغی نصاب فضائلِ دُرود شریف واقعہ نمبر ۱۸، از قلم: محمد زکریا دیوبندی سربراہ تبلیغی جماعت رائے ونڈ۔

مجھ پر بہت سخت تکالیف اور پریشانیاں گذریں اور مجھ پر (منکر ونکیر کے) سوالات کے وقت، دقت (گڑبڑ) ہونے لگی"۔ میں نے سوچا، یہ مصیبت کہاں سے آرہی ہے؟ اَلَمْ اَمُتْ عَلَی الْاِسْلَامِ؟ "کیا میں اِسلام پر نہیں مرا؟ (یعنی کیا میں مسلمان نہیں مرا؟) فَنُوْدِیْتُ "اِتنے میں مجھے آواز آئی"۔ هٰذِهٖ عَقُوْبَةُ اَعْمَالِکَ لِلِسَانِکَ فِی الدُّنْیَا "یہ مصائب دُنیا میں تیرے اَعمال اور (زبان کی کی ہوئی بے اِحتیاطی کی وجہ سے آئے ہیں"۔ فَلَمَّا هَمَّ بِیَ الْمَلَکَانِ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمَا رَجُلٌ جَمِیْلُ الشَّخَّصُ طَیِّبُ الرَّائِحَةِ. "جب دونوں فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا اِرادہ کیا تو ایک نہایت ہی خوبصورت شخص بہتر خوشبو والا شخص میرے اور دونوں فرشتوں کے درمیان حائل ہوگیا"۔ اُس نے مجھے فرشتوں کے سوالات کے جوابات بتادیئے۔ فقلت: مَنْ اَنْتَ، یَرْحَمُکَ اللّٰهُ؟ "میں نے عرض کیا، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے کہا، میں ایک شخص ہوں جو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف کی کثرت میں تخلیق کیا گیا ہوں۔ وَاُمِرْتُ اَنْ اَنْصُرَکَ فِیْ کُلِّ کَرْبٍ [۱۱۳] "اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں"۔

حضرت ابوالعباس احمد بن منصور علیہ الرحمہ کا واقعہ:

حضرت ابوالعباس احمد منصور علیہ الرحمہ کا جب اِنتقال ہوا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں۔ اُن پر ایک (خوبصورت کپڑوں کا) جوڑا ہے اور جواہر اور موتیوں سے مرصع ایک تاج اُن کے سر پر ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا، اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا:

---

[۱۱۳] القول البدیع ص ۲۶۰۔

غَفَرَلِیْ وَ اَکْرَمَنِیْ وَ تَوَّجَنِیْ وَ اَدْخَلَنِیَ الْجَنَّۃَ. فَقَالَ لَہٗ بِمَاذَا قَالَ بِکَثْرَۃِ صَلَاتِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ۱۱۴

”اللہ ربُّ العزّت نے میری بخشش فرمادی اور مجھے بہت اِکرام عطا فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔ دیکھنے والے نے پوچھا یہ اِنعام کس عمل کے سبب ملا؟ اُنہوں نے فرمایا: ”یہ سب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر کثرت دُرود شریف کی برکت سے ہے“۔

بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنے سے بخشش:

صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے ایک نیک مرد بیان کرتے ہیں، مسطح نامی ایک شخص تھا، جو اپنی زندگی کے اِعتبار سے بہت لاپرواہ اور بے خوف اِنسان تھا، (اَعمالِ بد کا شکار تھا)۔ بزرگ صوفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں نے اُس کے مرنے کے بعد اُسے خواب میں دیکھا، میں نے اُس سے پوچھا، مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ ”اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے کہا، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے غَفَرَلِیْ ”مجھے بخش دیا ہے“۔ میں نے پوچھا، بِاَیِّ شَیْءٍ؟ کس وجہ سے؟ اُس نے کہا، میں نے کہا، میں ایک مُحدِّث صاحب کی خدمت میں حدیث شریف نقل کررہا تھا۔ فَصَلَّی الشَّیْخُ عَلَی النَّبِیِّ فَصَلَّیْتُ اَنَا مَعَہٗ. ”تو شیخ الحدیث نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھا“۔ وَرَفَعْتُ بِالصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ. ”اور میں نے بھی اُن کے ساتھ بلند آواز سے دُرود شریف پڑھا“۔ میری آواز سُن کر سب مجلس والوں نے دُرود شریف پڑھا، فَغَفَرَلَنَا فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ کُلَّنَا ۱۱۵ ”اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے اُس وقت ساری مجلس والوں کی بخشش فرمادی“۔

---

۱۱۴ القول البدیع ص ۲۵۴، فضائلِ دُرود شریف واقعہ نمبر ۱۶۔ ۱۱۵ القول البدیع ص ۲۵۴، فضائلِ دُرود شریف واقعہ نمبر ۱۷۔

خوش حالی کیلئے مجرب نسخہ:

امیری، غریبی، مالی تنگ دستی اور خوش حالی کا نظام ربِ کائنات جَلَّ مجدہُ الکریم کی مشیت پر ہے۔ مالی تنگ دستی، نمازی اور بے نمازی کو دیکھ کر نہیں آتی۔ بڑے بڑے متقی اور پرہیز گار لوگ بھی معاشی تنگی کی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی آزمائشوں اور اِمتحانات کی منزلیں طے کرتے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم اپنے فضل وکرم سے ہر مسلمان مرد وعورت کو معاشی تنگی اور دیگر آزمائشوں سے کامیابی کی نعمت کے ساتھ ہمکنار فرمائے اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ذلت والی محتاجیوں اور پریشانیوں سے محفوظ فرمائے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا، اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا:

(۱) ''جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو کہو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ**، خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو''۔

(۲) ''پھر مجھ پر سلام پڑھو یعنی **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ** کہو اور

(۳) ''ایک مرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝** پڑھو''۔

اُس شخص نے اَیسا ہی کیا (یعنی اُس نے اپنا معمول بنالیا۔ جب بھی اپنے گھر میں داخل ہوتا، دایاں قدم اَندر رکھتے ہی رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشادِ مقدس کے مطابق عمل کرتا) تو اللہ تبارک وتعالیٰ رازق ومالک نے اُس پر دولت کی ریل پیل کر دی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔[۱۱۶]

---

[۱۱۶] تفسیر قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۲۵۰، تفسیر کبیر جلد ۱۶ جز ۳۲ ص ۱۷۴۔ کشف الاسرار جلد ۱۰ ص ۶۶۱، جلاءُ الافہام عربی ص ۲۵۵ چھاپہ بیروت۔ الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام ترجمہ جلاءُ الافہام ص ۲۵۶۔

واقعات

موئے مبارک اور دُرود شریف:

حضرت ابوحفص عمر بن حسین سمرقندی علیہ الرحمہ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں۔ شہر بلخ میں ایک مالدار تاجر رہتا تھا۔ اُس کے دو بیٹے تھے۔ وہ تاجر فوت ہوگیا۔ اُس کے دونوں بیٹوں نے اپنے باپ کا مال آدھا آدھا تقسیم کرلیا۔ اُن کے والد نے اپنی میراث میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے تین نورانی موئے مبارک بھی چھوڑے تھے۔ دونوں نے ایک ایک موئے مبارک لے لیا اور ایک بال مبارک رہ گیا۔ اُس تیسرے نورانی بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا' اِس کو آدھا آدھا کرکے آپس میں تقسیم کرلیتے ہیں۔ تو دوسرے نے کہا' نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل کی قسم رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے موئے مبارک کو توڑا نہیں جاسکتا۔ تو بڑے نے چھوٹے سے کہا تو پھر اَیسے کرو تینوں نورانی موئے مبارک تم لے لو' سارا مال مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے کہا' ٹھیک ہے' مجھے منظور ہے۔

چنانچہ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے نے تینوں نورانی موئے مبارک لے لئے۔ اُس نے اُن نورانی موئے مبارک کو بڑے اَدب واحترام کے ساتھ اپنی جیب میں رکھ لیا۔ بار بار اُن کو نکالتا' اُن کی زیارت کرتا اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف بھیجتا اور پھر اپنی جیب میں رکھ لیتا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اُس کے (بڑے بھائی) کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت مال دار ہوگیا۔ قضائے الٰہی سے چھوٹا بھائی فوت ہوگیا' تو صلحاء میں سے کسی صالح بندے نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خواب میں زیارت کی اور اُسے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو یہ پیغام دے دو "مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ فَلْيَاتِ قَبْرِ فُلَانٍ هٰذَا وَيَسْاَلُ اللّٰهَ قَضَاءَ حَاجَتَهٗ." جس کسی کو اللہ

(تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) سے کوئی حاجت ہو وہ اُس فلاں شخص کی قبر پر حاضر ہو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) سے اپنی حاجت کو بیان کرے اُس کی حاجت پوری ہوجائے گی۔

فَکَانَ النَّاسُ یَقْصِدُوْنَ قَبْرِہٖ حَتّٰی بَلَغَ اِلٰی اِنَّ کُلَّ مِنْ غبر عَلٰی قَبْرِہٖ رَاکِبًا وَیَنْزَلُ وَیَمْشِیْ رَاجِلاً .[1] "پس لوگ اُن کی قبر کا قصد کرتے۔ جب اُن کی قبر پر پہنچ جاتے تو ہر شخص آنسو بہاتا۔ اِس حال میں کہ اُن کی قبر پر کھڑا ہوتا اور وہ سواریوں سے اُترتے اور پیدل چلتے"۔ (اِحترام اَولیاء اللہ شیوۂ سلف صالحین)

دُرود شریف اور غریب پروری:

حضرت محمد بن مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں بغداد شریف گیا تاکہ حضرت ابوبکر بن مجاہد مقری علیہ الرحمہ سے پڑھوں۔ چنانچہ اِسی سلسلہ میں ایک دن ہم لوگ ایک جماعت کی شکل میں حاضر تھے اور قرأت ہو رہی تھی۔ اِتنے میں ایک بوڑھے صاحب حاضر ہوئے، اُن کے سر پر پُرانا عمامہ (شریف) تھا۔ اُنہوں نے پُرانا کُرتا پہن رکھا تھا اور پُرانی چادر اَوڑھی رکھی تھی۔ حضرت شیخ ابوبکر بن مجاہد علیہ الرحمہ نے کھڑے ہوکر اُن کا اِستقبال کیا اور اپنی جگہ اُن کو بٹھایا۔ اُن سے اُن کی اور اُن کے گھر والوں کی خیریت دریافت فرمائی۔ اُن بڑے میاں نے کہا، میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی ہے اور میری حالت یہ ہے کہ میرے پاس ایک شئے بھی نہیں۔

حضرت شیخ ابوبکر بن مجاہد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، مجھے اُن کا حال سُن کر بہت رنج ہوا۔ جب میں سویا تو میں نے خواب میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت کی۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اِتنے غمگین کیوں ہو؟ تم علی بن عیسیٰ وزیر، خلیفہ کے وزیر کے پاس جاؤ اور میرا سلام کہو اور اُس کو میری طرف سے

[1] القول البدیع ص ۲۷۰، ۲۷۱ (عربی چھاپہ مدینہ منورہ)۔

فرمانا اور یہ علامت بتانا کہ تم جمعۃ المبارک کی رات اُس وقت تک نہیں سوتے جب تک مجھ پر ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف نہ پڑھ لو اور اِس جمعۃ المبارک کی رات اَبھی تو نے سات سو مرتبہ دُرود شریف پڑھا تھا کہ تیرے بادشاہ کا قاصد تجھے بلانے کیلئے آیا پھر تو وہاں چلا گیا۔ واپسی پر تو نے بقایا تین سو مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر تعداد مکمل نہیں کی۔ یہ نشانی بتانے کے بعد اُس سے کہنا کہ نومولود کے اِس والد کو سو دینار (اشرفیاں) دے دے تاکہ یہ اپنی ضرورت پر خرچ کرے۔

حضرت ابوبکر بن مجاہد مقری علیہ الرحمہ اُس وقت اُٹھے اور نومولود کے والد بوڑھے میاں کو ساتھ لیا اور وزیر کے گھر تشریف لے گئے۔ اُس کے پاس پہنچے' حضرت ابوبکر بن مجاہد علیہ الرحمہ نے وزیر سے فرمایا: اِس بزرگ میاں کو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر اُٹھا اور اُس بوڑھے میاں کو اپنی جگہ بٹھایا اور اُس سے پورا قصہ پوچھا؟ اُنہوں نے سارا قصہ بیان کیا۔ وزیر بہت خوش ہوا اور اپنے غلام کو حکم فرمایا: میرا اَشرفیوں کا تھیلا لائے' جس میں دس ہزار اَشرفیاں تھیں اُس میں سے سو اَشرفیاں نکالیں اور نومولود کے والد کو دیں' اِس کے بعد سو اَشرفیاں اور نکالیں تاکہ حضرت شیخ ابوبکر بن مجاہد علیہ الرحمہ کو دے مگر شیخ موصوف نے لینے سے اِنکار کر دیا۔ مگر وزیر نے کہا' یہ میں آپ کی خدمت میں اِس لئے پیش کر رہا ہوں کہ آپ نے مجھے بشارت سُنائی ہے۔ یہ سچی خبر ہے جو میرے اور میرے اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان راز تھا اور آپ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے قاصد ہیں۔ پھر سو درہم اور نکالے اور دیئے اور فرمایا: یہ بھی لے لیجئے اِس خوش خبری سنانے پر کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو علم ہے کہ میں آپ ﷺ پر ہر شبِ جمعہ ہزار مرتبہ دُرود شریف کا تحفہ بھیجتا ہوں۔ پھر سو اَشرفیاں اور نکالیں اور مجھے کہا' یہ اُس مشقت کا عوض ہے جو آپ نے میرے پاس آنے کیلئے برداشت کی اور اِسی طرح سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں۔ مگر اُس شخص نے کہا' ہم سو سے زیادہ نہیں لیں گے کیونکہ ہمیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے سو اَشرفیوں کا حکم فرمایا ہے۔ ؎۲

؎۲ القول البدیع ص ۳۲۷۔

دُرود شریف کے وسیلہ سے بخشش:

ایک عورت حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ کی جناب میں حاضر ہوئی اور آپ سے عرض کی، اے شیخ! میری بیٹی اِنتقال کر چکی ہے میں چاہتی ہوں کہ میں خواب میں اُسے دیکھوں تو حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا: چار رکعت نماز اَدا کر۔ نماز کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ شریف اور ایک مرتبہ سورۃ التکاثر شریف پڑھ اور یہ عمل بعد از نمازِ عشاء کرنا ہے۔ پھر سونے کیلئے (قبلہ رو) لیٹ جانا ہے اور دُرود شریف پڑھتے رہنا ہے یہاں تک تمہیں نیند آجائے۔ اُس عورت نے اَیسے ہی کیا۔ اُس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا اور وہ سخت مصیبت اور عذاب میں مبتلا ہے۔ تارکول کا لباس اُس کو پہنایا ہوا ہے اور اُس کے دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے ہیں۔ اُس کے پاؤں زنجیروں سے بندھے ہوئے ہیں اور دوزخ میں جل رہی ہے۔ وہ عورت کہتی ہے کہ میں جب صبح اُٹھی تو حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ کے پاس آئی اور اُنہیں رات والا خواب کا واقعہ سُنایا۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ نے اُس عورت سے فرمایا: صدقہ کرو کہ شاید اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) اِس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔

اگلی رات جب حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ سوئے تو اُنہوں نے خواب میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ دیکھا اور اُس میں ایک بہت اُونچا تخت دیکھا، جس پر ایک حسین وجمیل نوجوان لڑکی بیٹھی ہے اور اُس کے سر پر نور کا تاج ہے۔ اُس لڑکی نے حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ سے کہا "اے حسن بصری (علیہ الرحمہ)! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! اُس نے عرض کیا، حضور میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو آپ نے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھنے کیلئے فرمایا تھا تو حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا: مگر تیری ماں تو تیرا حال اِس سے برعکس بیان کرتی تھی۔ اُس لڑکی نے عرض کیا، میری حالت وہی تھی جو میری والدہ محترمہ نے بیان کی تھی۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ نے

فرمایا تو پھر تو اِس مقام پر کیسے پہنچی؟ اُس نے عرض کیا' ہم ستر ہزار لوگ تھے جو اُس عذاب میں مبتلا تھے جو میری والدہ نے بیان فرمایا۔ ہوایوں کہ صلحاء میں سے ایک بزرگ ہمارے قبرستان سے گذرے اُنہوں نے نبی آخرالزماں ﷺ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھا اور اُس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ اُن کا پڑھا ہوا دُرود شریف ربِ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہِ بےکس پناہ میں ایسا مقبول ہوا کہ اُس کی برکت اور صدقہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود مطلق وبسیط و بےحد جل جلالہ نے ہم سب کو اُس عذاب سے نجات عطا فرمادی اور اُن بزرگ کے صدقہ ہمیں یہ مرتبہ اور مقام ملا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ اِسے حضرت اِمام قرطبی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب **التذکرہ** میں نقل فرمایا ہے۔ [۳]

دُرود شریف پڑھنے والے کے لئے قیامت تک بخشش کی دُعا:

جَآءَ فِی الْخَبرِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ مَلَکًا لَہٗ جُنَاحٌ فِی الْمَشْرِقِ وَجُنَاحٌ فِی الْمَغْرِبِ وَرَأسُہٗ تَحْتَ الْعَرْشِ وَرَجُلَاہُ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ وَعَلَیْہِ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی رِیْشٌ فَاِذَا صَلّٰی رَجُلٌ اَوِ امْرَاَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَیَّ اَمَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَنْ یَّنْغَمِسَ فِیْ بَحْرٍ مِّنْ نُّوْرٍ تَحْتَ الْعَرْشِ فَیَنْغَمِسُ فِیْہِ ثُمَّ یَخْرُجُ وَیَنْفُضُّ جُنَاحَہٗ فَیَقْطُرُ مِنْ کُلِّ رِیْشَۃٍ قَطْرَۃً فَیَخْلُقُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ کُلِّ قَطْرَۃٍ مَلَکًا یَسْتَغْفِرُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ [۴]

''حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ سے مروی ہے' آپ ﷺ نے

---

[۳] القول البدیع ص ۲۷۵ عربی [۴] مکاشفۃ القلوب (عربی) ص ۷ اچھا پہ دار احیاء العلوم بیروت۔

فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے' اُس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا بازو مغرب میں' اُس کا سر عرش کے نیچے اور دونوں پاؤں ساتوں زمین تلے ہیں' زمین پر آباد مخلوق کے برابر اُس کے پَر ہیں۔ میری اُمّت میں سے کوئی مرد یا عورت جب مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے حکم دیتا ہے کہ وہ عرش تلے واقع بحرِ نور میں غوطہ لگائے' وہ غوطہ زن ہوتا ہے پھر باہر نکل کر اپنے بازو (پَر) جھاڑتا ہے تو اُس کے پَروں میں سے قطرے گرتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اُس کیلئے قیامت تک دُعائے بخشش مانگتا ہے''۔

بُرے اعمال کی سزا سے نجات کا طریقہ:

ذَکَرَ اَنَّ رَجُلاً رَاٰی صُوْرَۃً قَبِیْحَۃً فِی الْبَادِیَۃِ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَتْ اَنَا عَمَلُکَ الْقَبِیْحُ قَالَ فَمَا النَّجَاۃُ مِنْکَ قَالَتِ الصَّلاۃُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ کَمَا قَالَ ﷺ: اَلصَّلاۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ عَامًا [۵]

''بتاتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک ویرانے میں بدصورت چیز دیکھی' پوچھا تو کون ہے؟ کہا' میں تیرا بُرا عمل ہوں' پوچھا' تجھ سے نجات پانے کا کیا طریقہ ہے؟ کہا' حضورِ اَقدس ﷺ پر دُرود شریف پڑھنا جیسا کہ حضور سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ عَامًا ''مجھ پر دُرود شریف پڑھنا پُل صراط پر روشنی ہے اور جس نے جمعۃ (المبارک) کے روز مجھ پر اَسّی بار دُرود شریف پڑھا' اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے اَسّی برس کے گناہ معاف فرما دے گا''۔

---

[۵] مکاشفۃ القلوب ص ۴۵۔

حکایت: ایک شخص حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف سے غافل تھا۔ اُس نے حضورِ اَقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کوخواب میں دیکھا' آپ (ﷺ) نے اُس کی طرف توجہ نہیں فرمائی' اُس نے عرض کیا' اے اللہ (عزوجل) کے پیارے رسول (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا آپ (ﷺ) مجھ پر ناراض ہیں؟ فرمایا: نہیں! پوچھا' پھر میری طرف نگاہِ مبارک کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: اِس لئے کہ میں تجھے نہیں پہچانتا 'عرض کیا' آپ (ﷺ) مجھے کیسے نہیں پہچانتے؟ میں تو آپ (ﷺ) کی اُمّت ہی کا ایک فرد ہوں اور علماء نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ اپنی اُمّت کو ایک باپ کے بیٹے کو پہچاننے سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُنہوں نے سچ کہا ہے مگر تو مجھے دُرود شریف کے ذریعے یاد نہیں کرتا اور میں اپنی اُمّت کے لوگوں کو بمطابق دُرود شریف کے پہچانتا ہوں جتنا کہ وہ مجھ پر دُرود شریف پڑھیں' اُس کے بعد وہ آدمی بیدار ہوا تو اُس نے یہ اپنے آپ پر لازم کرلیا کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ پر ہر روز ایک سو بار دُرود شریف پڑھے گا۔ اَب وہ اِس ورد میں لگ گیا۔ پھر آپ ﷺ کو دوبارہ خواب میں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پہچانتا ہوں اور تیری سفارش بھی کروں گا''۔

دُرود شریف اور سفید بادل کی برکتیں:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ نَفْسِ الْمُصَلِّیْ غَمَامَۃً بَیْضَاءً ثُمَّ اَمَرَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَاْخُذَ مِنْ بَحْرِ الرَّحْمَۃِ فَتَاخُذَ ثُمَّ یَاْمُرُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَمْطُرَ فَاِذَا اَمْطَرَتْ فَاَیُّ قَطْرَۃٍ قَطَرَتْ عَلَی الْاَرْضِ یَخْلُقُ اللّٰہُ الذَّھَبَ مِنْھَا وَاَیُّ قَطْرَۃٍ قَطَرَتْ عَلَی الْجِبَالِ

يَخْلُقُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنهَا الْفِضَةَ وَاَیُّ قَطْرَةٍ قَطَرَتْ عَلٰى كَافِرٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى الْاِيْمَانَ ٦

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھے' اللہ تبارک وتعالیٰ دُرود شریف پڑھنے والے کے سانس سے ایک سفید اَبر پیدا فرماتا ہے پھر اُسے حکم دیتا ہے کہ اِسے برسادے' جب برستا ہے تو زمین پر گرنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے اور پہاڑوں پر گرنے والے ہر قطرہ سے چاندی پیدا کرتا ہے اور کافر پر گر جانے والے ہر قطرہ کی برکت سے کافر کو ایمان نصیب ہوتا ہے''۔

دُرود شریف پڑھنے والے کی مدد:

رُوِیَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ بَيْنَمَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ يَطُوْفُ اِذْ رَاٰی رَجُلًا لَّا يَرْفَعُ قَدَمًا وَّلَا يَضَعُ قَدَمًا اِلَّا وَهُوَ يُصَلِّیْ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَاهٰذَا اِنَّكَ قَدْ تَرَكْتَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّهْلِيْلَ وَاَقْبَلْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ عِنْدَكَ فِیْ هٰذَا شَیْئٌ قَالَ مَنْ اَنْتَ عَافَاكَ اللّٰهُ؟ فَقُلْتُ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ لَوْلَا اَنَّكَ زَاهِدُ اَهْلِ زَمَانِكَ مَا اَخْبَرْتُكَ عَنْ حَالِیْ وَلَا اَطَّلَعْتُكَ عَلٰى سِرِّیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ خَرَجْتُ وَوَالِدِیْ حَاجًا اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِیْ بَعْضِ

---

٦ مکاشفۃ القلوب ص ۷۰۔

الْـمَنَازِلِ مَرِضَ وَالِدِیْ فَقُمْتُ بِشَانِهٖ حَتّٰی مَاتَ فَـاسْـوَدَ وَجْهُهٗ فَقُلْتُ اِنَا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وَ غَـطَّیْـتُ وَجْهَـهٗ فَـغَـلَبَتْـنِیْ عَیْنَایَ فَنُمْتُ حَزِیْنًا فَـرَاَیْتُ رَجُلًا لَّمْ اَرَ اَحْسَنَ مِنْهُ وَجْهًا وَّلَا اَنْظَفُ مِنْـهُ ثَوْبًا وَّلَا اَطْیَبُ مِنْهُ رِیْحًا یَّرْفَعُ قَدَمًا وَّیَضَعُ اُخْـرٰی حَتّٰی دَنَا مِنْ وَالِدِیْ فَکَشَفَ الْاَ زَارَ عَنْ وَجْهِهٖ فَـاَمَـرَّ بِیَـدِهٖ عَـلٰی وَجْهِهٖ فَابْیَضَ ثُمَّ وَلّٰی رَاجِـعًـا فَتَعَلَّقْتُ بِثَوْبِهٖ فَقُلْتُ یَاعَبْدَاللّٰهِ مَنْ اَنْتَ الَّـذِیْ مِنَ الـلّٰـهِ عَـلَیَّ اَوَالِدِیْ بِکَ فِیْ اَرْضِ الْـغُـرْبَةِ قَـالَ: " اَوَمَـا تَـعْـرِفُـنِـیْ اَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْـدِالـلّٰـهِ صَاحِبُ الْقُرْآنِ اَمَّا اَنَّ وَالِدَکَ کَانَ مُسْـرِفـاً عَـلٰی نَـفْسِهٖ وَلٰکِنْ کَانَ یَکْثُرُ الصَّلَا ةَ عَـلَیَّ فَلَمَّانَزَلَ بِهٖ مَا نَزَلَ اسْتَغَاثَ بِیْ وَاَنَا غِیَاثٌ لِّـمَـنْ اَکْثَـرَ الـصَّـلَا ةَ عَلَیَّ". فَانْتَبَهْتُ فَاِذَا وَجْهُ اَبِیْ قَدْ اَبْیَضُ. [1]

"حضرت محمد بن سکندر رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی کوفرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ طواف کررہے تھے کہ ایک آدمی کو دیکھا، وہ جوقدم اُٹھاتا یا رکھتا تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھتا، وہ بتاتے ہیں کہ میں نے پوچھا، اے فلاں! تو نے تسبیح وتہلیل چھوڑ دی اور صرف حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر دُرود شریف پڑھتے ہو کیا اِس سلسلے میں کوئی

[1] مکاشفۃ القلوب ص ۸۶۔

(خاص) بات ہے؟ اُس نے کہا' اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلامت رکھے' آپ کون ہیں؟ میں نے کہا' میں سفیان ثوری ہوں' اُس نے کہا' اگر آپ اپنے زمانے کے ایک بہت بڑے عبادت گزار نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنے راز سے آگاہ نہ کرتا۔ پھر بتایا کہ ایک بار میں اور میرے والد محترم بیت اللہ شریف کیلئے نکلے' ہم راستے میں تھے کہ میرے والد بیمار ہو گئے' میں اُن کی تیمارداری میں لگ گیا' آخر کار اُن کی وفات ہو گئی اور اُن کا چہرہ سیاہ پڑ گیا' میں نے کہا' اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن ۔اور اُن کا چہرہ ڈھانک دیا پھر (روتے روتے) مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور اِسی غم میں سو گیا۔ میں نے خواب میں سب سے زیادہ خوبصورت سب سے زیادہ پاک وصاف لباس والے اور سب سے زیادہ خوشبو کے حامل ایک (بزرگ) اِنسان کو دیکھا' وہ قدم اُٹھائے' میرے والدِ گرامی کے پاس آئے اور میں نے اُن کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا' اے اللہ (جلّ جلالہٗ) کے پیارے محبوب بندے! آپ کون ہیں؟ جن کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم نے حالتِ سفر میں میرے والدِ گرامی پر اِحسان فرمایا' اُنہوں نے جواب دیا کہ تو نے مجھے پہچانا نہیں' میں حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) صاحبِ قرآن ہوں۔ تیرا والد اپنی جان پر ظلم کرنے والا تھا مگر وہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف بھی پڑھتا تھا۔ جب اُس پر یہ آفت آئی تو اُس نے میری مدد چاہی اور جو مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھتا ہے' میں اُس کی مدد فرماتا ہوں پھر (وہ شخص کہتا ہے) میں بیدار ہو گیا اور دیکھا تو میرے والد صاحب کا چہرہ سفید تھا''۔

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) کی تالیفات

اشاعتِ دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شادباغ لاہور۔

ہیڈ آفس

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور Ph: 042-36880027-28,0300-4274936
Web: www.seedharastah.com E-mail: info@seedharastah.com